مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنّت

سرگودھا

جلد نمبر 5 | نومبر 2014 | شمارہ 11

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

محرم الحرام میں نکاح کی عقلی و شرعی حیثیت

میڈیا کی بیٹی کا نوبل انعام

میں لڑکی نہیں ہوں

انوکھا فقیر

سنو!! کربلا سے کیا آواز آتی ہے

جنت کا راستہ......

ضروری نوٹ

B لکھ کر اپنا خریداری نمبر

03326311808

پہ Send کریں

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 5 | نومبر 2014ء | شمارہ 11

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ

نگران شعبہ رسائل و جرائد

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر .... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر .... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر .... سالانہ

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

سرکولیشن منیجر

0332-6311808

Contact Us

www.ahnafmedia.com

mag@ahnafmedia.com

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون **300** روپے

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

سنو!! کربلا سے کیا آواز آتی ہے ؟ 5
اداریہ
محرم الحرام میں نکاح کی شرعی و عقلی حیثیت 6
خواجہ حنظلہ محمود صدیقی
عدلِ فاروقی کی ایک جھلک 12
علی عبدالرحمان
میڈیا کی دیوی کا نوبل انعام 26
مولانا محمد اسحاق
جنت کا راستہ 34
سونیا جنت
قومی مزاج اور حکمران 38
بنت مولانا عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ
میں لڑکی نہیں ہوں !! 41
امتیاز علی شاکر
سی این جی کا مسئلہ 48
محمد جنید
ماں کا بہادر 50
حافظ سمیع اللہ طاہر
انوکھا فقیر 54
مولانا امان اللہ حنفی

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

(پارہ2۔ آیت 154 البقرہ)

ترجمہ: اور مت کہو تم ان لوگوں کے بارے میں جو مارے جائیں اللہ کی راہ میں، کہ وہ مردہ ہیں، (کہ ایسے لوگ حقیقت میں مردہ نہیں) بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم لوگ (ان کی اس زندگی کا) شعور نہیں رکھتے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

لَا تَحسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَموَاتًا ؕ بَل اَحیَآءٌ عِندَ رَبِّہِم یُرزَقُونَ. فَرِحِینَ بِمَا اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِن فَضلِہٖ وَیَستَبشِرُونَ بِالَّذِینَ لَم یَلحَقُوا بِہِم مِن خَلفِہِم اَلَّا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ. یَستَبشِرُونَ بِنِعمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَفَضلٍ وَأَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ أَجرَ المُؤمِنِینَ۔

(سورۃ آل عمران:۱۶۹-۱۷۱)

ترجمہ: تو نہ سمجھ ان لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے. خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی تک نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پیچھے سے اس واسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ انکو غم. خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس بات سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اپنی کتاب اور اپنے کلام قرآن کریم کے مطابق عقیدہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب لیس منا ضرب الخدود۔۔ حدیث نمبر 1297)

وہ ہم میں سے جو رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور زبان سے جاہلیت والی باتیں کرے۔

دوسرے مقام پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ۔

(ابو داؤد حدیث 3128، مشکوٰۃ حدیث 732، کتاب الجنائز باب البکاء)

رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائی۔

کیونکہ اکثر عورتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اس لئے خواتین کا ذکر فرمایا باقی جو مرد ہو کر نوحہ کرنا مرد کی شان نہیں۔

محرم الحرام میں عام طور پر لوگ جہالت کی وجہ سے گریبان چاک کرتے ہیں، ماتم کرتے ہیں، سینہ کوبی کرتے ہیں اور اس کو باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خرافات اور واہیات سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے محرم کے دنوں میں اور عام دنوں میں بھی جزع فزع کرنا، واویلا کرنا اور زمانہ جاہلیت کی طرح گریبان چاک کرنا یعنی ماتم وغیرہ کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور اپنے نبی کے نقش قدم پر چلائے۔

www.ahnafmedia.com

سنو!! کربلا سے کیا آواز آتی ہے؟

اداریہ

ذاتِ رسول سارے کمالات کا مرکب ہوتی ہے اللہ کریم نے اس میں تمام تر اوصاف جلیلہ یکجا کر دیے ہیں، اس میں جہاں حلم و بردباری ہوتی ہے وہاں غیرت و شجاعت بھی درجہ انتہاء پر ہوتی ہے۔ عفو و درگزر کے ساتھ ساتھ دین متین کے دشمنوں سے قتال و جہاد اس کا عظیم منصب ہوتا ہے پھر جب یہی خون نبی کی نسل کی رگوں میں گردش کرتا ہے تو دنیا کو ایک حسین بن علی رضی اللہ عنہما نصیب ہوتا ہے۔ جو صلح جوئی اور شجاعت کے تمغے سینے پر سجا کر ظلم کی وادی میں اترتا ہے تو دنیائے باطل کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ اللہ نے خون رسول میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ جب وہ خدا کے حضور ہو تو انکساری اور خاشعیت کا مظہر کامل بن جاتا ہے اور جب وہ باطل سے صف آراء ہو تو میدان کارزار میں ہمت و عزیمت کا ہمالیہ بن جاتا ہے۔

وہ دیکھیے !! کربلا کی وادی میں اہل حق کا سپہ سالار جگر گوشہ بتول اپنے گھرانے کے مرد و زن کو لیے آج ظلم اور ناانصافی کو ختم کرنے چلا آرہا ہے۔ ظالموں نے ظلم کی انتہاء کر دی، 72 خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ تہ تیغ ہو گئے، بچے ذبح کر دیے گئے، ان کے سروں کو نیزوں کی انیوں پر چڑھا دیا گیا، لیکن اس تپتی ہوئی رزم گاہ میں خدا کی لاریب کتاب کی تلاوت پھر بھی سنائی دے رہی ہے ان اللہ مع الصابرین، اللہ کی معیت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ شہدائے کربلا عملی طور پر یہ پیغام دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں کہ ماتم اور سینہ کوبی بزدلوں کا وطیرہ ہے، کربلا کا شاہ حسین رضی اللہ عنہ کہہ رہا ہے کہ میرا مزاج مجاہدانہ ہے بزدلانہ نہیں۔

www.ahnafmedia.com

محرم الحرام میں نکاح کی شرعی و عقلی حیثیت

خواجہ حنظلہ محمود صدیقی

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اہل باطل کے اثرات بد کی وجہ سے مسلمانوں میں اس مہینے میں نکاح جیسے مسنون عمل کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔اس مہینے میں نکاح نہ کرنا اگر اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی نواسوں، نواسیوں، چار بیٹیوں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن، تین دامادوں حضرت ابو العاص، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم، تین بیٹوں حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم، آپ کی تمام ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے مہینوں میں بھی نکاح نہیں کرنا چاہیے اگر ان کی وفات کے مہینوں میں نکاح کرنا معیوب نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر صرف ایک نواسے کی وجہ سے محرم الحرام میں کیسے معیوب ہو سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نواسے عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہم، تین بیٹیوں زینب، رقیہ، ام کلثوم، دو بیویوں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں بیٹوں کا انتقال آپ کی دنیاوی حیات مبارکہ میں ہی ہو گیا تھا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سالوں میں ان کی وفات کے مہینوں میں سوگ منانا تو درکنار ان کی وفات کے موقع پر آنسو بہانے کے سوا غم کے اظہار کی کوئی اور صورت اختیار نہیں

www.ahnafmedia.com

فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محترم چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہادت کے اگلے سال اسی شہادت کے مہینے یعنی شوال المکرم میں ام المومنین ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔ قرآن کریم کے پارہ نمبر 2 رکوع نمبر 3 کی آیت نمبر 154 اور چوتھے پارے کے آٹھویں رکوع کی آیت نمبر 169 تا 171 کے مطابق شہید مردہ نہیں بلکہ زندہ ہوتا ہے اور اپنے رب کے عطا کردہ رزق و انعامات سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ شہید کو 6 انعام عطا فرماتا ہے:

1: خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

2: آخری سانس نکلنے سے پہلے اس اپنا ٹھکانہ جنت میں دکھا دیا جاتا ہے۔

3: اسے قبر کی وحشت اور قیامت کی دہشت سے محفوظ و مامون کر دیا جاتا ہے۔

4: اس کے سر پر قیامت کے روز ایسا باوقار تاج ہو گا جس کے ایک چھوٹے سے چھوٹے یاقوت بھی دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہو گا۔

5: بہتر 72 حوروں کو اس کی زوجیت میں دیا جائے گا۔

6: اس کی شفاعت 70 رشتہ داروں کے حق میں قبول کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب الجہاد باب ماجاء فی ای الناس افضل)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید ہونے والا قتل ہونے کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ (ایضاً)

کیا ان انعامات کا ذریعہ بننے والی مبارک اور مقدس موت پر ہر سال سوگ

www.ahnafmedia.com

منانا اور اس کی وجہ سے نکاح نہ کرنا ایمان و عقل دونوں میں سے کسی لحاظ سے بھی جائز یا مناسب ہو سکتا ہے؟

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نہ صرف شہید بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور نواسے بھی ہیں ان کے درجات کا بلند ہونا یقینی ہے ان کی شہادت جدائی کے احساس کی وجہ سے عارضی صدمے کا سبب ضرور بنی مگر ان سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں کے لیے یہ بات قطعاً مناسب نہیں کہ وہ ان کی شہادت کی یاد میں ہر سال سوگ منائیں یہ سوگ صرف اور صرف وہی لوگ ہی منا سکتے ہیں جن کو اہل بیت سے حسد کی وجہ سے یہ تکلیف ہے کہ حضرت حسین اور ان کے رفقائے کرام کو شہادت کا بلند رتبہ کیوں ملا؟ جس کا اندازہ سینہ کوبی کرنے والے اور ماتمی قوم کے الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔

اگر محرم الحرام میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے غم کی وجہ سے نکاح کرنا جائز نہیں تو پھر صرف اس مہینے نہیں بلکہ پورے سال میں کسی دن بھی نکاح کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ پورے سال میں ایک دن بھی ایسا نہ ہو گا جس میں کسی نہ کسی نبی علیہ السلام، کسی نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا کسی نہ کسی ولی رحمہ اللہ کی وفات یا شہادت نہ ہوئی ہو۔

محرم الحرام میں صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت نہیں بلکہ اس مہینے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بہنوئی، حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کے داماد، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی ہوئی ہے۔

پھر یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے اس میں

www.ahnafmedia.com

نکاح کرنا کیوں معیوب نہیں قرار پایا بلکہ صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے کیوں معیوب ہے؟

پھر ذرا تاریخ پر نگاہ دوڑائیے!!

- **ماہ صفر**............ میں حضرت عاصم بن ثابت اور ان کے سات ساتھیوں رضی اللہ عنہم کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔
- **ماہ ربیع الاول**............ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے برادر اکبر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی جدائی کا دلخراش سانحہ پیش آیا۔
- **ماہ ربیع الثانی**............ میں ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔
- **ماہ جمادی الاول**............ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔
- **ماہ جمادی الثانی**............ میں اہل اسلام کے خلیفہ بلافصل خلیفہ راشد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور رضاعی بھائی حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔
- **ماہ رجب المرجب**............ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن زینب بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور برادر نسبتی کاتب

www.ahnafmedia.com

وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

- **ماہ شعبان المعظم** .... میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، دختر رسول حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔
- **ماہ رمضان المبارک**............ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواج مطہرات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حسنین کریمین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔
- **ماہ شوال المکرم**............ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، آپ کے برادر نسبتی حضرت عبداللہ بن جحش، آپ کے ہم زلف حضرت مصعب بن عمیر سمیت 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔
- **ماہ ذو القعدہ** .... میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مبارکہ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی وفات اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔
- **ماہ ذوالحجہ**............ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کی نسبت سے داماد اہل اسلام کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر باقی مہینوں میں صحابہ کرام،

www.ahnafmedia.com

اہل بیت عظام، امہات المومنین، خلفاء راشدین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں اور خاندان والوں میں سے کسی کا ایسا سوگ نہیں منایا جاتا کہ اس مہینے میں نکاح وغیرہ نہ کیا جائے تو پھر کیا وجہ ہے صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت والے مبارک مہینے میں ایک مسنون عمل کو معیوب سمجھا جائے۔؟؟

محسوس ہو رہا ہے کہ ہم سادہ لوح مسلمان اہل باطل کے منفی پروپیگنڈے اور غلط نظریات سے اس قدر متاثر ہو چکے ہیں کہ ہم نے اس مبارک مہینے میں مسنون عمل کو عملاً چھوڑ دیا ہے۔ ایسے حالات میں یہ بات اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتی ہے کہ ہم اس باطل رسم کی عملی تردید کریں اور اہل باطل کی خلاف شریعت روایت کو توڑتے ہوئے اس مبارک مہینے میں نکاح کے مسنون عمل کو زندہ کریں۔

www.ahnafmedia.com

عدلِ فاروقی کی ایک جھلک

علی عبد الرحمان، پنڈی

دو نوجوان عمر رضی اللہ عنہ کی محفل میں داخل ہوتے ہی محفل میں بیٹھے ایک شخص کے سامنے جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کی طرف انگلی کر کے کہتے ہیں: "اے عمر یہ ہے وہ شخص"

عمر رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے ہیں "کیا کیا ہے اس شخص نے؟"

"یا امیر المؤمنین۔ اس نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہے"

عمر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں "کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے تمہارے باپ کو قتل کیا ہے؟" عمر رضی اللہ عنہ اس شخص سے مخاطب ہو کر پوچھتے ہیں "کیا تو نے ان کے باپ کو قتل کیا ہے؟" وہ شخص کہتا ہے "ہاں امیر المؤمنین۔ مجھ سے قتل ہو گیا ہے ان کا باپ" عمر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں "کس طرح قتل ہوا ہے؟" وہ شخص کہتا ہے "عمر: ان کا باپ اپنے اُونٹ سمیت میرے کھیت میں داخل ہو گیا تھا میں نے منع کیا باز نہیں آیا تو میں نے ایک پتھر دے مارا۔ جو سیدھا اس کے سر میں لگا اور وہ موقع پر مر گیا"

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں " پھر تو قصاص دینا پڑے گا۔ موت ہے اس کی سزا" نہ فیصلہ لکھنے کی ضرورت اور فیصلہ بھی ایسا اٹل کہ جس پر کسی بحث و مباحثے کی بھی گنجائش نہیں۔ نہ ہی اس شخص سے اسکے کنبے کے بارے میں کوئی سوال کیا گیا ہے، نہ ہی یہ پوچھا گیا ہے کہ تعلق کس قدر شریف خاندان سے ہے، نہ ہی یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ تعلق کسی معزز قبیلے سے تو نہیں، معاشرے میں کیا رتبہ یا مقام ہے؟ ان سب باتوں سے بھلا عمر رضی اللہ عنہ کو مطلب ہی کیا۔ کیونکہ معاملہ

www.ahnafmedia.com

اللہ کے دین کا ہو تو عمر رضی اللہ عنہ پر کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی اللہ کی شریعت کی تنفیذ کے معاملے پر عمر رضی اللہ عنہ کو روک سکتا ہے۔ حتٰی کہ سامنے عمر کا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ قاتل کی حیثیت سے آ کھڑا ہو۔ قصاص تو اس سے بھی لیا جائے گا۔

وہ شخص کہتا ہے ”اے امیر المؤمنین۔ اُس کے نام پر جس کے حکم سے یہ زمین و آسمان قائم کھڑے ہیں مجھے صحرا میں واپس اپنی بیوی بچوں کے پاس جانے دیجئے تا کہ میں ان کو بتا آؤں کہ میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ ان کا اللہ اور میرے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔ میں اس کے بعد واپس آ جاؤں گا“ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”کون تیری ضمانت دے گا کہ تو صحرا میں جا کر واپس بھی آ جائے گا؟“

مجمع پر ایک خاموشی چھا جاتی ہے۔ کوئی بھی تو ایسا نہیں ہے جو اس کا نام تک بھی جانتا ہو۔ اس کے قبیلے۔ خیمے یا گھر وغیرہ کے بارے میں جاننے کا معاملہ تو بعد کی بات ہے۔ کون ضمانت دے اس کی؟ کیا یہ دس درہم کے ادھار یا زمین کے ٹکڑے یا کسی اونٹ کے سودے کی ضمانت کا معاملہ ہے؟ ادھر تو ایک گردن کی ضمانت دینے کی بات ہے جسے تلوار سے اڑا دیا جانا ہے۔ اور کوئی بھی تو ایسا نہیں ہے جو اللہ کی شریعت کی تنفیذ کے معاملے پر عمر رضی اللہ عنہ سے اعتراض کرے یا پھر اس شخص کی سفارش کیلئے ہی کھڑا ہو جائے اور کوئی ہو بھی نہیں سکتا جو سفارشی بننے کی سوچ سکے۔

محفل میں موجود صحابہ پر ایک خاموشی سی چھا گئی ہے۔ اس صورتحال سے خود عمر رضی اللہ عنہ بھی متأثر ہیں کیونکہ اس شخص کی حالت نے سب کو ہی حیرت میں ڈال کر رکھ دیا ہے۔ کیا اس شخص کو واقعی قصاص کے طور پر قتل کر دیا جائے اور اس کے بچے بھوکوں مرنے کیلئے چھوڑ دیئے جائیں؟ یا پھر اس کو بغیر ضمانتی کے واپس جانے دیا جائے؟ واپس نہ آیا تو مقتول کا خون رائیگاں جائے گا، خود عمر رضی اللہ عنہ بھی سر

www.ahnafmedia.com

جھکائے افسردہ بیٹھے ہیں اس صورتحال پر، سر اُٹھا کر التجا بھری نظروں سے نوجوانوں کی طرف دیکھتے ہیں "معاف کر دو اس شخص کو "نوجوان اپنا آخری فیصلہ بغیر کسی جھجھک کے سنا دیتے ہیں "نہیں امیر المؤمنین! جو ہمارے باپ کو قتل کرے اس کو چھوڑ دیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا "عمر رضی اللہ عنہ ایک بار پھر مجمع کی طرف دیکھ کر بلند آواز سے پوچھتے ہیں "اے لوگو۔ ہے کوئی تم میں سے جو اس کی ضمانت دے؟"

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے زہد و صدق سے بھرپور بڑھاپے کے ساتھ کھڑے ہو کر کہتے ہیں "میں ضمانت دیتا ہوں اس شخص کی"

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "ابو ذر۔ اس نے قتل کیا ہے"

ابو ذر رضی اللہ عنہ اپنا اٹل فیصلہ سناتے ہیں "چاہے قتل ہی کیوں نہ کیا ہو"

عمر رضی اللہ عنہ "جانتے ہو اسے؟ "ابو ذر رضی اللہ عنہ " نہیں جانتا "عمر رضی اللہ عنہ " تو پھر کس طرح ضمانت دے رہے ہو؟"

ابو ذر رضی اللہ عنہ "میں نے اس کے چہرے پر مومنوں کی صفات دیکھی ہیں مجھے ایسا لگتا ہے یہ جھوٹ نہیں بول رہا۔ ان شاء اللہ یہ لوٹ کر واپس آجائے گا"

عمر رضی اللہ عنہ "ابو ذر دیکھ لو اگر یہ تین دن میں لوٹ کر نہ آیا تو مجھے تیری جدائی کا صدمہ دیکھنا پڑے گا "ابو ذر رضی اللہ عنہ اپنے فیصلے پر ڈٹے ہوئے جواب دیتے ہیں " امیر المؤمنین۔ پھر اللہ مالک ہے"

عمر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مہلت پا کر وہ شخص رخصت ہو جاتا ہے۔ کچھ ضروری تیاریوں کیلئے۔ بیوی بچوں کو الوداع کہنے۔ اپنے بعد اُن کے لئے کوئی راہ دیکھنے اور پھر اس کے بعد قصاص کی ادائیگی کیلئے قتل کئے جانے کی غرض سے لوٹ کر واپس آنے کیلئے۔

www.ahnafmedia.com

اور پھر تین راتوں کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھلا کیسے اس امر کو بھلا پاتے۔ انہوں نے تو ایک ایک لمحہ گن کر کاٹا تھا۔ عصر کے وقت شہر میں (الصلاۃ جامعۃ) کی منادی پھر جاتی ہے۔ نوجوان اپنے باپ کا قصاص لینے کیلئے بے چین اور لوگوں کا مجمع اللہ کی شریعت کی تنفیذ دیکھنے کے لئے جمع ہو چکا ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لاتے ہیں اور آ کر عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ سوال کرتے ہیں "کدھر ہے وہ آدمی؟"

ابوذر رضی اللہ عنہ مختصر جواب دیتے ہیں "مجھے کوئی پتہ نہیں ہے یا امیر المؤمنین" ابوذر رضی اللہ عنہ آسمان کی طرف دیکھتے ہیں جدھر سورج ڈوبنے کی جلدی میں معمول سے زیادہ تیزی کے ساتھ جاتا دکھائی دے رہا ہے۔ محفل میں ہُو کا عالم ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ آج کیا ہونے جارہا ہے؟

یہ سچ ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں بستے ہیں، عمرؓ رضی اللہ عنہ سے ان کے جسم کا ٹکڑا مانگیں تو عمر رضی اللہ عنہ دیر نہ کریں کاٹ کر ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں لیکن ادھر معاملہ شریعت کا ہے۔ اللہ کے احکامات کی بجا آوری کا ہے۔ کوئی کھیل تماشہ نہیں ہونے جارہا۔ نہ ہی کسی کی حیثیت یا صلاحیت کی پیمائش ہو رہی ہے۔ حالات و واقعات کے مطابق نہیں اور نہ ہی زمان و مکان کو بیچ میں لایا جانا ہے۔ قاتل نہیں آتا تو ضامن کی گردن جاتی نظر آرہی ہے۔

مغرب سے چند لمحات پہلے وہ شخص آجاتا ہے۔ بے ساختہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اللہ اکبر کی صدا نکلتی ہے۔ ساتھ ہی مجمع بھی اللہ اکبر کا ایک بھرپور نعرہ لگاتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس شخص سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں " اے شخص۔ اگر

www.ahnafmedia.com

تو لوٹ کر نہ بھی آتا تو ہم نے تیرا کیا کر لینا تھا۔ نہ ہی تو کوئی تیرا گھر جانتا تھا اور نہ ہی کوئی تیرا اپتہ جانتا تھا"۔

وہ بولا" امیر المؤمنین۔ اللہ کی قسم۔ بات آپکی نہیں ہے بات اس ذات کی ہے جو سب ظاہر و پوشیدہ کے بارے میں جانتا ہے۔ دیکھ لیجئے میں آ گیا ہوں۔ اپنے بچوں کو پرندوں کے چوزوں کی طرح صحرا میں تنہا چھوڑ کر۔ جدھر نہ درخت کا سایہ ہے اور نہ ہی پانی کا نام ونشان۔ میں قتل کر دیئے جانے کیلئے حاضر ہوں۔ مجھے بس یہ ڈر تھا کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں میں سے وعدوں کا ایفاء ہی اُٹھ گیا ہے"عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے پوچھا" ابوذر۔ تو نے کس بنا پر اس کی ضمانت دے دی تھی؟"

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا" اے عمر۔ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں سے خیر ہی اٹھالی گئی ہے"سیدنا عمرؓ نے ایک لمحے کیلئے توقف کیا اور پھر ان دو نوجوانوں سے پوچھا کہ کیا کہتے ہو اب؟

نوجوانوں نے جن کا باپ مرا تھا روتے ہوئے کہا" اے امیر المؤمنین۔ ہم اس کی صداقت کی وجہ سے اسے معاف کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں میں سے عفو اور درگزر ہی اُٹھالیا گیا ہے"

عمر رضی اللہ عنہ اللہ اکبر پکار اُٹھے اور آنسو ان کی ڈاڑھی کو تر کرتے نیچے گرنے لگے۔ فرمایا۔" اے نوجوانو۔ تمہاری عفو و درگزر پر اللہ تمہیں جزائے خیر دے"

" اے ابوذر۔ اللہ تجھے اس شخص کی مصیبت میں مدد پر جزائے خیر دے"

" اور اے شخص۔ اللہ تجھے اس وفائے عہد و صداقت پر جزائے خیر دے"

"اور اے امیر المؤمنین۔ اللہ تجھے تیرے عدل و رحمدلی پر جزائے خیر دے"

www.ahnafmedia.com

صبر شریعت کی نظر میں

محرم الحرام میں بعض لوگ شہدائے کربلا کی طرف بعض جھوٹے اور من گھڑت قصے سنا کر لوگوں کو رلانے میں مگن ہوتے ہیں اور خاندان نبوت بالخصوص حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اس انداز میں تذکرہ کرتے ہیں کہ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور پھر رونا دھونا، چیخ و پکار، ہائے وائے، واویلا، سینہ کوبی، مرثیہ خوانی، زنجیر زنی اور ماتم جیسے غیر اسلامی کام کرتے ہیں جبکہ اس بارے میں شریعت صبر کرنے کا حکم دیتی ہے اس حوالے سے مولانا عبدالرحمٰن سندھی کا ماہنامہ بنات اہل السنت کے قارئین کرام کے نام خاص مضمون

صبر نفس انسانی کی سب سے بڑی خوبی ہے، صبر اطاعت باری تعالیٰ کی جانب رہنمائی کرتا ہے، صبر بندے کو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے بچانے کا باعث ہوتا ہے، صبر کے ذریعے برے انجام اور قابل مذمت کاموں سے رکا جاسکتا ہے، صبر نفس کی وہ طاقت ہے جس پر اس کے درست اور صحیح ہونے کا دارومدار ہے۔ اس لیے میرے دل کے اندر ایک داعیہ پیدا ہوا کہ اس کے متعلق کچھ تحریر کروں، خصوصا ایسے وقت میں جب کہ مشکلات اور پریشانیوں کا ایک سیلاب ہو، فتنوں کی کثرت ہو، اور دین کی حفاظت آگ کی چنگاری کو ہاتھ میں لیے چلنے کے مترادف ہوگئی ہو اور آج کھانے پینے کی ضرورت سے زیادہ صبر کی ضرورت ہے۔

اس صبر کے متعلق چند باتیں قرآن، سنت اور اکابرین امت کے اقوال کی روشنی میں پیش خدمت ہیں۔

صبر کا شرعی مفہوم:

کسی خوشی، مُصیبت، غم اور پریشانی وغیرہ کے وقت میں خود کو قابو میں رکھتے ہوئے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقرر کردہ حدود میں رہنا۔

www.ahnafmedia.com

حضرت ذوالنون کہتے ہیں: صبر کا مطلب خلاف شرع چیزوں سے دوری اختیار کرنا، مصیبت وآزمائش سے بھرے لقموں کو نگلنا اور روزی روٹی کے معاملے میں فقر وفاقہ میں مبتلا ہونے کے باوجود بے نیازی کا اظہار کرنا ہے۔

صبر کی حقیقت:

حقیقی صبر وہ ہے جو کسی صدمے کی ابتداء میں ہی اختیار کیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں یہ عظیم حقیقت بھی بتائی کہ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولیٰ (صحیح بخاری / کتاب الجنائز)

ترجمہ: بے شک صبر (تو وہ ہے جو) کسی صدمے کی ابتداء میں کیا جائے۔

صبر کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ (سورۂ نحل: ۱۲۷)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) تم صبر سے کام لو، اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

2۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ۔

(سورۂ طور: ۴۸)

ترجمہ: اور تم اپنے پروردگار کے حکم پر جمے رہو، کیونکہ تم ہماری نگاہوں میں ہو، اور جب تم اٹھتے ہو، اس وقت اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کرو۔

3۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ

(سورۂ احقاف: 35)

ترجمہ: غرض (اے پیغمبر!) تم اسی طرح صبر کیے جاؤ جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا، اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔

www.ahnafmedia.com

4۔ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ (سورۂ بقرہ:45)

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

صبر کی تلقین کا حکم:

1۔ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ۔ (سورۃ العصر:3)

ترجمہ: ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کریں، اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں۔

صبر اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوتا:

ہر وقت اسی سے مدد طلب کی جائے اور اس بات کا یقین ہو کہ صبر کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہوئی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۂ نحل:۱۲۷)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) تم صبر سے کام لو، اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

صبر کی قسمیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صبر کا مظاہرہ کرنا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رکاوٹ بننے والی چیزوں پر صبر کرے، (یعنی اپنے نفس کو ان میں ملوث ہونے سے بچائے رکھے) جیسے سستی وکاہلی اور راحت پسندی کے سبب نفس کے لئے نماز کی ادائیگی ناگوار محسوس ہونے لگتی ہے، اسی طرح بخل اور لالچ کے سبب زکوٰۃ کی ادائیگی گراں گذرتی ہے، اسی طرح روزہ رکھنا اس لئے شاق گذرتا ہے کہ نفس انسانی کھانے پینے کا سخت حریص ہوتا

www.ahnafmedia.com

ہے، وغیرہ وغیرہ۔یعنی اطاعت باری تعالیٰ میں حائل رکاوٹوں کو برداشت کرنے کا نام صبر ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی سے بچنے میں صبر کا مظاہرہ کرنا۔

گناہوں کا ارتکاب کرنے سے صبر کرنا، انسان اپنے خیال میں ہر وقت گناہوں کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغل خوری، بہتان اس کی عادت بن چکی ہوتی ہے اور عادت فطرت کا درجہ پیدا کرلیتی ہے۔اس کے ساتھ جب خواہش کا اضافہ ہو جاتا ہے تو شیطان کے لشکر بیک وقت حملہ آور ہو جاتے ہیں اور گناہوں میں لذت پیدا ہو جائے تو اور بھی قیامت ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وحفت النار بالشھوات

ترجمہ: اور جہنم کو شہوتوں اور خواہشات سے گھیر دیا گیا ہے۔

اس لئے نفس کی رغبت اور آمادگی شہوات کی جانب ہوتی ہے، اور وہ شہوات میں ملوث ہوتے ہیں، اگر انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور شہوات سے بچنے پر صبر کا مظاہرہ کرے تو یہ اس کے لئے بہت بہتر ثابت ہوتا ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر مقدر کردہ فیصلوں پر صبر کا مظاہرہ کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٍ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ (سورۃ بقرہ:۱۵۵)

ترجمہ: اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے، اور (کبھی) بھوک سے، اور (کبھی) مال وجان اور پھلوں میں کمی کرکے۔ اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو۔

www.ahnafmedia.com

صبر یہ ہے کہ غیر اللہ کے سامنے شکوے شکایت سے ہم اپنے زبان کو روکے رکھیں، دل کو ناراضگی وناشکری اور بے صبری سے باز رکھیں، اسی طرح اعضاء وجوارح کے ذریعے چہرے نوچنے، کپڑے پھاڑنے اور اس طرح کے دیگر اعمال سے بچیں۔

مصیبت کے وقت صبر کرنا بندے کی جانب سے ثواب وبدلے کی امید کا اعتراف ہے، حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللهم عندك احتسب مصيتى فاجرنى فيها، ابدل لى بها خيرا منها

ترجمہ: کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میں اپنی مصیبت کے اجر کی امید آپ کے پاس کرتی ہوں، لہٰذا آپ مجھے اس کا اجر عطا فرمایئے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایئے۔

جب ابو سلمہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی: اللهم اخلفنى فى اهلى خيرا منى

ترجمہ: اے اللہ میرے خاندان میں مجھ سے بہتر کو میرا جانشین بنا۔

جب ان کا انتقال ہو گیا تو ام سلمہ نے یہ جملے کہے: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، عندالله احتسب مصيبتى۔

ترجمہ: ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، میں اپنی پریشانی کے اجر کو اللہ پاس پانے کی امید کرتی ہوں۔

صبر اور اس کی دعا پڑھنے نیز اتباع رسول اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی کا انجام ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ کا اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ

www.ahnafmedia.com

نکاح ہوا، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے افضل اور اشرف ہیں۔

جب تک بندۂ مومن شریعت کا مکلف ہے، وہ ان تینوں امور سے جدا نہیں رہ سکتا، بلکہ مذکورہ تینوں امور میں اسے صبر کرنا ہوگا، یہی وہ تین باتیں ہیں جسے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا تھا: يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۔

(سورۂ لقمان:۱۷)

ترجمہ: بیٹا! نماز کی پابندی رکھنا (اور لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے اس پر صبر کرنا۔ بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

صبر کی ترغیب:

1۔ صبر کرنا انبیاء والا کام ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ (سورۂ احقاف:35)

ترجمہ: غرض (اے پیغمبر!) تم اسی طرح صبر کیے جاؤ جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا، اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِين (سورۃ الانبیاء:85)

ترجمہ: اسماعیل اور اِدریس اور ذاالکفل کو دیکھو! یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔

صبر کرنے والوں کی تعریف:

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (سورۂ بقرہ:۱۷۷)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: تنگی اور تکلیف میں، نیز جنگ کے وقت، صبر واستقلال کے خوگر ہوں۔ ایسے لوگ ہیں جو سچے (کہلانے کے مستحق) ہیں، اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

اللہ کی مدد صبر کرنے سے آتی ہے:

بَلَىٰٓ إِن تَصۡبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأۡتُوكُم مِّن فَوۡرِهِمۡ هَٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُم بِخَمۡسَةِ آلَافٍ مِّنَ الۡمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ۔ (سورۂ آل عمران:۱۲۵)

ترجمہ: ہاں! بلکہ اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو اور وہ لوگ اپنے اس ریلے میں اچانک تم تک پہنچ جائیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیج دے گا جنہوں نے اپنی پہچان نمایاں کی ہوئی ہوگی۔

صبر کرنے پر کامیابی کا وعدہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصۡبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ

(سورۂ آل عمران:200)

ترجمہ: اے اہل ایمان والو! صبر اختیار کرو، مقابلے کے وقت ثابت قدمی دِکھاؤ، اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

صبر کا انعام:

1۔ صبر کا اجروثواب بے شمار ہے:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٍ (سورۂ زمر:۱۰)

ترجمہ: جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انہیں بے حساب دیا جائے گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا ہے:

www.ahnafmedia.com

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِینَ۔ (آل عمران:۱۴۶)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

3۔ صبر کرنے پر روزِ قیامت فرشتوں کا ہر طرف سے سلام کرنا، اور کامیابی کا پیغام دینا:
وَالْمَلَائِکَۃُ یَدْخُلُونَ عَلَیْھِم مِّن کُلِّ بَابٍ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (سورۂ رعد:23-24)

فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔ (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔

4۔ صابرین کو اللہ تعالیٰ کی معیت ملتی ہے: إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِینَ (سورۂ بقرہ:۱۵۳)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ابو علی الدقانی کہتے ہیں: صبر کرنے والے دونوں گھروں (یعنی دنیا و آخرت) کی عزت کے نتیجے میں کامیاب ہوگئے، اس لئے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی معیت کو پالیا۔

صبر حدیث کی روشنی میں:

1۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبر کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرماتے ہیں، اور کسی کو صبر سے زیادہ وسیع تر اور بہترین بھلائی عطا نہیں کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

2۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کو دو محبوب چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں، یعنی اس کی آنکھوں کے ذریعے۔ تو وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو

www.ahnafmedia.com

میں ان دونوں کے بدلے میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں: ہم نے صبر کے ذریعے بہترین زندگی پائی۔

نیز آپ کا ارشاد ہے: صبر کے ذریعے ہم نے افضل ترین زندگی دیکھی ہے، اگر صبر مردوں میں ہوتا، تو وہ باعزت ہوتا۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں: سن لو کہ ایمان میں صبر کا مقام ویسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مقام ہے، جب سر کانٹ دیا جاتا ہے تو پورا بدن ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے، پھر آپ نے بلند آواز سے کہا: سن لو! اس کا ایمان نہیں جس کے پاس صبر نہیں۔

نیز آپ کا ارشاد ہے: صبر ایسی سواری ہے جو ٹھوکر کھا کر نہیں گرتی۔

وہ امور جو صبر کے منافی نہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ کرنا:

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ. (سورۂ یوسف:86)

ترجمہ: میں اپنے غم واندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں۔

2۔ مخلوق کو اپنے حال سے واقف کرانا بھی صبر کے منافی امور میں سے نہیں ہے، جیسے مریض کا ڈاکٹر کو اپنی حالت بتانا، مظلوم کا مدد کرنے والے کو اپنی حالت بتانا، وغیرہ۔

3۔ بغیر آواز کے غم کے مارے رونا: وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ

(سورۂ یوسف:84)

ترجمہ: اور رنج والم میں (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق دے، اور صبر کرنے والوں میں ہمیں شامل فرمائے۔ آمین۔

www.ahnafmedia.com

میڈیا کی دیوی کا نوبل انعام

مولانا محمد اسحاق

جب سے ملالہ کو نوبل انعام کے لیے منتخب ہونے کی خبر آئی ہے اس وقت سے سیکولر میڈیا نے بے پناہ پروپیگنڈہ کے ذریعے یہ کوشش شروع کر دی ہے کہ نوبل انعام انتہائی معزز پرائز ہے اس کا حصول ایک مافوق الفطرۃ معجزہ ہے جس سے پاکستان کو نوازا جانا؛ ملالہ، پاکستان اور اہلیانِ پاکستان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے اس پر ہم سب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں بعض حکمرانوں کی طرف سے مبارک بادوں کے ڈونگرے برس رہے ہیں۔

وہ لوگ جو نوبل انعام کی حقیقت سے واقف تھے انہوں نے اس کے ملنے کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا ان کے بارے بعض اینکرز اور میڈیائی شعبدہ بازوں نے جو اول فول کہا ہے اس کو ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ایک صاحب نوبل کو تحسین بھری نگاہوں سے نہ دیکھنے والوں کو برا بھلا کہنے میں تمام اخلاقی حدیں کراس کر گئے، آپ ملاحظہ فرمائیں:

”ڈاکٹر عبد السلام کو مَرے ہوئے آج 18 برس ہو چکے ہیں یہ آج بھی اس معاشرے سے اپنا جرم پوچھ رہے ہیں، میں دس اکتوبر تک سمجھتا تھا ڈاکٹر عبد السلام کو قادیانی ہونے کی سزا ملی اور ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے ہم قادیانیوں کو پسند نہیں کرتے چنانچہ ڈاکٹر عبد السلام کا عقیدہ ان کا جرم بن گیا ہے اور یہ ان کی خوبیوں اور کمالات کو بھی نگل گیا ہے۔ لیکن جوں ہی ملالہ یوسف زئی کے لیے نوبل انعام کا اعلان ہوا اور ملک بھر میں ملالہ کے خلاف نفرت کا سیلاب بہنے لگا تو مجھے اس وقت معلوم ہوا

www.ahnafmedia.com

ڈاکٹر عبد السلام کا جرم قادیانی ہونا نہیں تھا ان کا اصلی جرم ٹیلنٹڈ ہونا، کامیاب ہونا اور دنیا سے اپنے آپ کو منوالینا تھا۔ ڈاکٹر عبد السلام قادیانی تھے ہم نے ان سے اس جرم میں پاکستان کا حق بھی چھین لیا لیکن ملالہ تو مسلمان ہے ہم اس کے خلاف کیوں ہیں؟ وجہ صاف ظاہر ہے ہم حاسد قوم ہیں ہم سے دوسروں کی عزت، شہرت اور کامیابی ہضم نہیں ہوتی، ہماری نظر میں ہر کامیاب شخص بے ایمان، کرپٹ اور یہودی ایجنٹ ہے۔ آپ پاکستانی شہریوں سے پاکستان کے کسی ریکارڈ ہولڈر کے بارے میں رائے لے لیں آپ اگر ان کے منہ سے اس کے بارے میں کوئی اچھا لفظ نکال لیں تو میں آپ کو سیلوٹ پیش کروں گا۔"

(روزنامہ ایکسپریس 17 اکتوبر 2014ء)

مذکورہ بالا اقتباس پڑھ کر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ موصوف اس ضمن میں قادیانیت کی وکالت کرنا چاہتے ہیں یا ایمان دار پاکستانیوں کی تذلیل۔

سیکولر لابی اتنا زیادہ پروپیگنڈہ کر رہی ہے کہ جس سے بہت سارے مسلمان جن کو معلوم نہیں کہ نوبل انعام ہے کیا چیز؟ اور جو نہیں جانتے کہ نوبل کن کن لوگوں کو اور کن کن مقاصد کے تحت دیا جاتا ہے؟ اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اس کے پیش نظر ضروری معلوم ہوا کہ نوبل انعام کی حقیقت واضح کی جائے اور قارئین تک یہ بات بہم پہنچائی جائے کہ ڈاکٹر عبد السلام اور ملالہ کو کن کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی وجہ سے یہ انعام دیا گیا ہے؟ اور دین دشمن طبقہ اس سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟؟

نوبل انعام کیا چیز ہے؟

الفریڈ نوبل [Alfred Nobel] نامی شخص کی یاد میں یہ انعام دیا جاتا

www.ahnafmedia.com

ہے۔ الفریڈ نوبل 1833ء کو سویڈن میں پیدا ہوا اور 1896ء کو اٹلی میں فوت ہوا۔ نوبل جنگی آلات بارود، تار پیڈ اور دیگر مہلک ہتھیاروں کا موجد ہے، نوبل نے جنگی ہتھیاروں سے کمائی ہوئی رقم نوے لاکھ ڈالر 9000000 کے بارے مرنے سے پہلے وصیت کی کہ میری اصل رقم بینک میں محفوظ رہے اور اس سے حاصل ہونے والے سودی رقم سے پانچ شعبوں طبعیات، کیمیا، طب، ادب، اور امن کے میدانوں میں کوئی خاص کارنامہ سرانجام دینے والوں میں یہ رقم انعام کے طور پر برابر تقسیم کی جائے۔ ہر شعبہ میں اگر ایک ہی آدمی انعام کا مستحق قرار دیا جائے تو اس کے شعبہ کے حصہ کی پوری انعامی رقم اس کو دی جائے۔

اگر کسی شعبہ میں ایک سے زائد (جن کی تعداد تین سے زیادہ نہ ہو) افراد کے نام انعام کے لیے تجویز کیے جائیں تو اس شعبہ کے حصہ کی سودی رقم ان افراد میں برابر تقسیم کی جائے اگر کوئی مجوزہ شخص انعامی رقم وصول کرنے سے انکار کر دے تو اس کا حصہ اصل زر میں شامل کر دیا جائے۔

نوبل انعام کی پہلی تقریب الفریڈ نوبل کی پانچویں برسی کے دن یعنی 10 ستمبر 1901ء کو منعقد ہوئی۔ تب سے یہ تقریب ہر سال اسی تاریخ کو ہوتی ہے، نوبل فنڈ میں ہر سال شرح سود میں اضافہ کے ساتھ انعام کی رقم بھی بڑھ رہی ہے 1948ء میں ہر شعبہ کے حصہ میں سود کی یہ رقم سالانہ 32 ہزار ڈالر تھی جب کہ یہی رقم 1997ء میں بڑھ کر 10 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی۔

مذکورہ اشارات سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

1: یہ انعام اس شخص کی یاد میں دیا جاتا ہے جس نے دنیا کو مہلک ہتھیاروں کا سبق پڑھایا اور جو امریکہ، روس، فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا کرتا

www.ahnafmedia.com

دھرتا ہے۔

2: یہ انعام جس رقم سے دیا جاتا ہے وہ خالص سود کی رقم ہے جس کو قران کریم نے خدا اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے: فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ (سورۃ البقرۃ:279)

جس کے لینے دینے والے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنتی قرار دیا ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء۔

(صحیح مسلم ج2ص27)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور اس کے دینے والے پر اور اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

3: یہ انعام انسانی تاریخ کا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے مختلف ممالک میں سرکاری اور نجی طور پر مختلف قسم کے انعامات ہر سال تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک انعام یہ نوبل انعام بھی ہے چنانچہ یہ نوبل انعام ہر سال کچھ لوگوں کو ملتا ہے جو تقریباً ایک صدی سے مروج ہے۔

نوبل کیوں دیا جاتا ہے؟

نوبل انعام کی تقسیم میں تقسیم کنندگان کی کچھ سیاسی، مذہبی مصلحتیں کار فرما ہوتی ہیں اور جن افراد کو دیا جاتا ہے ان کے انتخابات میں بھی یہی مصلحتیں جھلکتی ہیں۔

چنانچہ یہ انعام اب تک سینکڑوں افراد کو مل چکا ہے ان کے ناموں پر سرسری نظر ڈالیے چند اکا دکا کے علاوہ سب کے سب یہودی، عیسائی اور دہریے نظر آئیں گے۔ اگر

www.ahnafmedia.com

ان میں کوئی نام مسلمان کا ہے بھی تو وہ صرف نام کا مسلمان ہو گا کیونکہ یہ نوبل انعام؛ انعام کم اور لعنت کا طوق زیادہ ہے اس لیے کہ یہ سراسر سود کی رقم ہے، اس کے باوجود سویڈن کے منصفوں کی نگاہ میں پوری دنیا میں ایک مسلمان بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جو طب، ادب، طبعیات وغیرہ کے کسی شعبہ میں کوئی اہم کارنامہ انجام دے چکا ہو، ہر شخص منصفان سویڈن کی نگاہ انتخاب کی داد دے گا جب وہ دیکھے گا کہ

- رابندر ناتھ ٹیگور ہندو کو بنگالی زبان کی شاعری پر نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا۔
- جاپانی ادیب کو اپنی زبان میں ادبی کارنامہ پر نوبل انعام کے لیے چن لیا گیا۔
- جنوبی امریکہ کی ریاستوں کے باشندوں کے اپنی زبانوں میں ادبی کارناموں کو مستند سمجھتے ہوئے لائق انعام سمجھا گیا۔

لیکن پاک و ہند کے کسی ادیب، شاعر اور کسی صاحبِ فن کی طرف ان کی نظر انتخاب نہیں اٹھ سکی۔ آخر کیوں؟ صرف اس لیے کہ وہ "مسلمان" تھے۔ مثال کے طور پر ہمارے علامہ محمد اقبال کو لیجیے پوری دنیا میں ان کے زبان وادب کی خدمات کا غلغلہ بلند ہے انگلستان کے نامور پروفیسروں نے ان کے ادبی شہ پاروں کو انگریزی میں منتقل کیا ہے اور مغربی دانشور؛ علامہ کے افکار پر سر دھنتے ہیں لیکن وہ نوبل انعام کے مستحق نہیں کیونکہ جو سیاسی و مذہبی مصالح نوبل انعام کے حصول کے لیے معیار ہیں وہ علامہ میں مفقود ہیں۔

ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

اس کے بارے ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے وطن عزیز کے نامور سائنسدان محسن پاکستان جناب ڈاکٹر عبد القدیر صاحب کی منصفانہ رائے پیش کرتے ہیں

www.ahnafmedia.com

جب ان سے سوال کیا گیا کہ ڈاکٹر عبد السلام کو جو نوبل انعام ملا ہے اس کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب میں فرمایا کہ ”وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبد السلام 1957ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے، آخر کار آئن سٹائن (یہودی) کی صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا، دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے یہودی چاہتے ہیں کہ آئن سٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبد السلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔“

(ہفت روزہ چٹان لاہور 6 فروری 1986ء)

محسن پاکستان نے اپنے حالیہ تازہ انٹرویو میں بتایا کہ ڈاکٹر عبد السلام ہمیشہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں رکاوٹیں ڈالتے رہے، جس کا ہمیں احساس تھا اور ہم نے ایسے انتظامات کیے ہوئے تھے کہ ان کی سازشوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم ان سازشوں سے محفوظ رہے ڈاکٹر عبد السلام کچھ بھی کر لیتے لیکن پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نہیں روک سکتے تھے۔

(روزنامہ امت 15 اکتوبر 2014ء)

عبد السلام کو پاکستان کے ساتھ کتنی محبت تھی؟ اس کے بارے تاریخ کو کھنگالیے اور زمینی حقائق پر نظر دوڑائیے تو معلوم ہو گا ڈاکٹر عبد السلام پاکستان کے شدید مخالف اور ارض پاکستان کو حد درجہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے:

”مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی، کانفرنس میں شرکت کے لیے ڈاکٹر عبد السلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا یہ ان دنوں کی بات تھی جب

www.ahnafmedia.com

قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ دعوت کے جواب میں عبدالسلام نے لکھا کہ میں اس لعنتی ملک پر قدم بھی نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی یہ ترمیم واپس نہ لی جائے۔"

(ہفت روزہ چٹان 22 جون 1986ء)

ملالہ کو نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

یہ سوال محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ "پاکستان پر کیچڑ اچھالنے اور بدنام کرنے والوں کو ہی "عالمی اعزازات" سے نوازا جاتا رہا ہے۔ ملالہ نے بھی دنیا بھر میں یہ تاثر دیا ہے کہ پاکستان میں طالبان کا غلبہ ہے، یہاں بچیوں کو تعلیم کے مواقع دستیاب نہیں اس لیے اس کو نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا ہے۔"

(روزنامہ امت 15 اکتوبر 2014ء)

وطن عزیز پاکستان کے عسکری اور دفاعی تجزیہ کار اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ملاحظہ فرمائیں:

"عسکری تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے غیر انسانی جرائم پر پردہ ڈالنے اور طالبان کیخلاف پروپیگنڈے کیلئے ملالہ کو استعمال کر رہا ہے' ملالہ امریکیوں کی ریمنڈ ڈیوس سے بھی زیادہ معتبر اور کامیاب ایجنٹ ہے 'قوم کو بتاتا جائے ملالہ کہاں امن کیلئے کوشش کیں اور اس کی وجہ سے کہاں امن قائم ہوا ہے؟ مغربی ممالک ملالہ کو نوبل انعام دے کر پاکستان کے نظام تعلیم کو بے روح کرنا چاہتے ہیں۔

اپنے ایک انٹرویو میں جنرل (ر) شاید عزیز نے کہا کہ ملالہ نے اپنی کتاب میں ہر جگہ امریکی کارروائیوں کی حمایت کی ہے اس نے کہیں بھی بگرام ایئر بیس' ابوغریب

www.ahnafmedia.com

جیل اور گوانتاناموبے کے امریکی عقوبت خانے کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ جہاد' اسلام اور حجاب کیخلاف باتیں کیں اور امن کو نوبل انعام بھی انہی کاموں کا انعام ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنے غیر انسانی جرائم پر پردہ ڈالنے اور طالبان کیخلاف پروپیگنڈے کیلئے ملالہ کو استعمال کر رہا ہے' ملالہ امریکیوں کی ریمنڈ ڈیوس سے بھی زیادہ معتبر اور کامیاب ایجنٹ ہے' قوم کو بتاتا جائے ملالہ کہاں امن کیلئے کوشش کیں اور اس کی وجہ سے کہاں امن قائم ہوا ہے۔؟

جنرل (ر) حمید گل نے کہا کہ ملالہ کو نوبل انعام سے نوازنے کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ مغربی ممالک پاکستان کے نظام تعلیم کو بے روح کرنا چاہتے ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان 13 اکتوبر 2014ء)

مذکورہ بالا تفصیلات اور تاریخی حقائق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو محض عقیدے کے اختلاف کی بنیاد پر مطعون نہیں کیا جاتا بلکہ پاکستان دشمنی کی بنیاد پر بھی یہ شخص از حد قابل نفرت ہے اور یہی حال میڈیا کی دیوی ملالہ یوسف زئی کا بھی ہے جس کو چند اینکرز بڑھا چڑھا کر " دخترِ پاکستان" بنانا چاہتے ہیں۔ اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ نوبل پرائز سے پاکستان کا نام روشن ہو گا۔ محض فریب اور دھوکہ ہے۔ میڈیا کے اجارہ دار اپنے کام سے کام رکھیں، پاکستان کے لیے کیا مفید اور کیا نقصان دہ ہے؟ وطن عزیز کے باسیان اس کو خوب جانتے ہیں۔ نوبل پرائز کا ہوّا کھڑا کر کے اہل اسلام اور اہلیان پاکستان کو یہودیت کی نوازشات سے مرعوب نہ کیا جائے۔

www.ahnafmedia.com

جنت کا راستہ

سو نیا جنت، لو دھر اں

اے ابن آدم! اے ابن آدم رب کریم نے تجھے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے مختلف رنگوں سے کائنات کو تیرے لیے سجایا ہے تجھے تمام مخلوق پر فضیلت بخشی اور بے شمار چیزوں کو تیرے آرام و سکون کا ذریعہ بنایا۔

لیکن افسوس تو مصروف ہے اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے میں اور تیرے پاس اتنا بھی وقت نہیں کہ تو ان نعمتوں کا شکرانہ ادا کرے۔ دنیا داری بھا گئی تجھے تو اک پل کے لیے بھی یہ کیوں نہیں سوچتا کہ یہ دنیا تو میری آزمائش کا گھر ہے یہ دنیا تو پھولوں کے روپ میں کانٹوں کی محفل ہے۔

یہاں تو ہم چند دن کے لیے آئے ہیں اور ایک دن یہ سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے۔ پھر بھی اپنے رب کی کرم نوازی دیکھیے اس مسافر خانے میں بھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑتے۔

اے ابن آدم: اللہ رب العزت اپنے ہر بندے کو ہر وقت دیکھ رہا ہوتا ہے وہ کس وقت کیا کرتا ہے؟ وہ کیا چاہتا ہے؟ کیا مانگتا ہے؟ کیا عمل کرتا ہے؟ اللہ رب العزت اپنے مخلوق بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ ہم میں جب کوئی لوگوں کے ساتھ پیار محبت اور نرمی سے پیش آتے ہیں تو اللہ تبارک تعالی اتنے عظیم الشان ہیں کہ فوراً اپنی رحمت سے نوازتے ہیں۔ ہماری چھوٹی سی نیکی سے اللہ پاک اتنے خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کی بخشش فرما دیتے ہیں اخلاق کو اچھا بنانے کے لیے انسان کو صرف اپنے دل کو سمجھانا پڑتا ہے نہ اسے کوئی مشقت کرنی پڑتی ہے نہ کوئی پیسے خرچ ہوتے نہ

www.ahnafmedia.com

عزت میں کمی آتی ہے۔بس تھوڑی سی برداشت اور صبر کے ساتھ خود کو سنوار لے اور ہر مشکل سے گذرنے کا حوصلہ پالے ۔اللہ پر کامل یقین رکھنے والوں کو دنیا کی کوئی مشکل پریشان نہیں کر سکتی۔

آج آدم کی اولاد جس پریشانی میں بھی مبتلا ہے اس کی وجہ ایمان کی کمزوری برے اخلاق ہی نہیں بلکہ اللہ پاک سے دوری ہے۔ہم دنیا کمانے کے چکر میں آخرت کو کھو دیتے ہیں ہم دولت کمانے کے چکر میں عزت کو کھو دیتے ہیں اور یوں تھوڑا تھوڑا کر کے ہم اپنے رب سے دور ہو جاتے ہیں اور یوں وقت کی بے برکتی اور خوف خدا سے دور ہونے کی وجہ سے مختلف تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اے لوگو!پوچھ کر دیکھو! کبھی اللہ والوں سے کہ ان کے دل کیوں مطمئن ہیں؟ان کے چہرے کیوں روشن ہیں؟ان کے دل کیوں مضبوط ہیں؟انہیں دنیاوالوں سے ڈر کیوں نہیں لگتا۔؟

ذرا غور کیجیے جو دنیاوالوں سے ڈرتا ہے وہ اللہ پاک سے نہیں ڈرتا اور جس کے دل میں خوف خدا ہو وہ دنیاوالوں سے نہیں ڈرتا۔ مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ برائی میں ہاتھ ڈالے اور خود کو ہلاک کرے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ایمان دار آدمی کے شایان شان نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔یعنی اس بلا میں ہاتھ ڈالے جس کے مقابلے کی طاقت نہ ہو، مومن آدمی برائی سے دور رہتا ہے کیوں کہ وہ برائی سے مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔وہ جانتاہے برائی میں صرف ذلت ہو گی۔ عزت دار انسان اپنے دامن کو ہر وقت گناہوں سے بچانے میں لگا رہتا ہے حق اور سچ بات کا ساتھ دیتا ہے اور اپنے رب کو حاضر جانتا ہے خوف رکھتا ہے اللہ کی ناراضگی کا کہ غلط کام میں ہاتھ ڈالوں گا تو میرا رب ناراض نہ

www.ahnafmedia.com

ہو جائے اور میں ایسے برباد نہ ہو جاؤں۔

انسان غور و فکر ہی نہیں کرتا اور بے شمار گناہ کرتا چلا جاتا ہے کبھی نہیں سوچتا کہ آج کا دن میں نے کن کاموں میں گزرا کیا اپنے لیے کیا اور کیا اپنے رب کی رضا کے لیے کیا۔

مسلمانو! رات کو سونے سے پہلے ذرا اپنے گذرے ہوئے دن پر نظر دوڑایا کرو کہ کون سے کام اچھائی کی طرف لے جائیں گے اور کون سے کام برائی کی طرف لے جائیں گے ہمیں غلط اور صحیح کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے حق کا ساتھ دینا چاہیے تاکہ زندگی میں کبھی بھی اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم بن کر نہ کھڑے ہونا پڑے۔ جب پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں بچتا۔

اپنے نفس کو راضی نہ کرو بلکہ اپنے پیارے رب کو راضی کرو۔ یہی بہتر راستہ ہے اپنے اعمال کا محاسبہ ضرور کرو اور گناہ سے بچو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جب کوئی بندہ گناہ کے وقت اپنے دروازوں کو بند کرلیتا ہے اور پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے تو حق تعالی فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھ کو کم تر سمجھا ہے کہ سب سے پردہ کرتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔

انسان اگر ہر کام کرتے وقت یہ سوچ لے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے اور اس برائی کا بدلہ مجھ سے کتنا بھی بڑا لے سکتا ہے تو دل گناہ سے خود ی رک جائے گا اور یوں لمحے لمحے کے فکر سے زندگی گناہوں سے بچ جائے گی۔

یہ دنیا مسافر خانہ ہے یہاں کسی چیز میں ہمیشگی نہیں سب عارضی ہے حضرت

www.ahnafmedia.com

عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: سفر دو قسم کا ہوتا ہے دنیا اور آخرت کا دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے سفر دنیا میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیے، اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیے۔

ہمیں دنیا میں رہ کر صرف دنیا کی فکر نہیں میں نہیں کھونا چاہیے کچھ آخرت کی فکر بھی ضروری ہے بہت سے لوگ تنگ آکر آخر موت کی تمنا کرتے ہیں لیکن ان سے پوچھیے کہ ان کی کیا تیاری ہے موت کی؟ جو یہ اسے مانگتے ہیں کیا کچھ سامان جمع کر رکھا ہے جو انہوں نے موت کے سفر کے لیے۔

غم دنیا دل کو تاریک اور غم عقبیٰ دل کو روشن کرتا ہے

مومنو! زندگی بہت مختصر ہے کوئی نہیں جانتا کہ سفر کتنا طویل ہے یا کتنا مختصر ہے؟ زندگی کا کیا بھروسہ کب کہاں اس کی شام ہو جائے تو ہر وقت موت کو یاد رکھو اور سفر آخرت کی فکر کرو۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد کرو لذتوں کو کھو دینے والی چیز کو یعنی موت کو۔

جب دنیا کا سفر بغیر توشے کے نہیں گذر سکتا تو سوچو آخرت کا سفر کیسے گذرے گا؟

اس میں بھی توشہ درکار ہے اچھے اعمال اور اللہ پاک کا ذکر ہی آخرت سفر کا بہترین توشہ ہے اپنے رب کو یاد کرو بے شک اللہ پاک کے ذکر میں ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اپنے اعمال میں بہتری لاؤ اور جنت کا راستہ پاؤ۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

www.ahnafmedia.com

قومی مزاج اور حکمران

بنت مولانا عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ

بلاشبہ کسی بھی مملکت کے عروج کے لئے دو باتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں، ایک اس کی حکمران اور دوسرا اس کی قوم کا مزاج اور تربیت، لیکن بدقسمتی سے ہم ان دونوں ہی سے محروم ہو چکے ہیں ذرا ایک لمحے کے لئے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیجئے۔!!! کوئی دکان بناتا ہے تو اسے اپنی دکان کی جائز حدود پر قناعت نہیں ہوتی، اسی لئے وہ سائن بورڈ اور اشیاء خرید و فروخت اٹھا کر فٹ پاتھ یا سڑک پر دھر دیتا ہے، اسے احساس نہیں ہوتا کہ جس جگہ پر وہ قابض ہوا ہے وہ قوم کی مشترکہ گذرگاہ ہے۔

قومی پارکوں میں ایک مہذب معاشرے کا سلوک تو نظر ہی نہیں آتا، ہم اس کے گملے توڑ دیتے ہیں، اس کی گھاس توڑ دیتے ہیں، اس کے بینچ اکھاڑ دیتے ہیں، اس کے کچرادان ٹوٹے ہوتے ہیں، اگر اکادکا صحیح سالم ہو تو کچرا باہر اور کچرادان خالی ہوتا ہے، ایک جوس پینے والا اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا کہ اس کا خالی ڈبہ کچرادان میں جا کر ڈال دے،، پارک دیواروں اور شفاف فرش پر کہیں پان کے دھبوں کی سرخی، کہیں نسوار کا سبزہ، کہیں سگریٹ کے خاکستر ہمارے بگڑے ہوئے قومی مزاج کا پتہ دیتے ہیں۔

کہیں کوئی دیوار صاف و شفاف نظر آجائے تو مختلف اشتہارات کے لئے نظر انتخاب اس پر ٹھہر جاتی ہے اور کچھ عرصے بعد وہاں اشتہارات کے اتوار بازار کا سماں ہوتا ہے اس سے بے نیاز کے مشترکہ قومی ملکیت میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

بجلی، گیس اور پانی میں ہمارا ملک از حد قلت کا شکار ہے، کئی آسودہ حال

www.ahnafmedia.com

علاقے بھی ان سے محروم ہیں، دوسر طرف سرکاری دفتروں میں اس کی بے تحاشا فراوانی ہے، بسا اوقات بلاوجہ خالی کمروں میں بلب اور پنکھے چلتے رہتے ہیں اور یہ سب اس حضور کے نام لیوا کر رہے ہیں جن کا ارشاد ہے کہ پانی کو فضول استعمال کرنے سے بچو خواہ تم کسی بہتے ہوئے دریا کے پاس کھڑے ہو۔

سرکاری اسکول اور ہسپتال قوم کا مشترکہ سرمایہ ہوتے ہیں ان میں بھی ایسا ہی بدحال مزاج نمایاں ہے، ان کی ہر چیز سے ویرانی ٹپکتی ہے، سرکاری ہسپتال ناقص انتظام اور غفلت کی وجہ سے موت کی آماج گاہ بنے ہوئے ہیں، ڈاکٹر اپنے مریض کو گاہک سمجھتا ہے۔

حالانکہ وہ کون سا شعبہ ہے زندگی کا جس میں ہمارے دین نے ہمیں زریں تعلیمات وھدایات نہ دی ہوں؟

حدیث پاک میں کامل مسلمان اسی کو قرار دیا گیا ہے جس کی زبان کے خنجر اور ہاتھ کی حرکت کسی کو اذیت دینے کا سبب نہ بنے۔

لیکن اس کے باوجود ہم ایک حقیقی اسلامی معاشرے کی حیثیت سے ناھموار رویوں کا شکار ہو گئے ہیں، کافی سوچ بچار کے بعد ہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ ہماری راہ میں صرف وسائل کی کمی اور وسائل کا صحیح استعمال رکاوٹ نہیں بلکہ من حیث القوم درست تربیت کا فقدان بھی ہے، کیونکہ ارشاد پاک ہے کہ الناس علی دین ملوکھم صاحب اقتدار کا انداز لوگوں کی تہذیب بدل دیتا ہے، اس کی زندگی کے ڈھب اور ڈھنگ سے قوموں کی روایات، ان کے رہن سہن کے طریقوں، ان کے لباس تک میں انقلاب آجاتا ہے۔

اور یہی حقیقت ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اقتدار کوئی پھولوں کی سیج

www.ahnafmedia.com

نہیں، خاروں کی راہگذر ہے، جہاں جا کر بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں، تاریخ میں جھانک کر دیکھئے،!! کہ فاروق اعظمؓ کا دورِ خلافت، اسلامی تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہے اس کے باوجود انہیں اپنے منصب کی نازک ذمہ داریوں کا اس قدر احساس تھا کہ اس جلیل القدر خلیفہ رسول نے آخر میں آکر دعا فرمائی "اللھم کبرت سنی، وضعفت قوتی، وانتشرت رعیتی، فاقبضنی الیك غیر مضیع ولا مفطر" جب خلیفہ رسول کا یہ حال ہے تو پھر عصرِ حاضر میں اقتدار کے ٹھیکیداروں کو کیسا ہونا چاہئے یہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔

یادرکھنا چاہئے !! کہ اگر کوئی قومی وسائل پر قبضے کی نیت سے سیاست کی دوڑ میں شامل ہونا چاہئے، اس کے دامنِ دل میں شہرت کی آرزوئیں مچلیں، اس کے آنگنِ خیال میں قومی دولت سمیٹنے کے خواب انگڑائیاں لیں تو وہ اپنے آپ کو انگاروں میں جھانک رہا ہے اور سرکش طوفانوں کی نذر کر رہا ہے، اسے یہ حقیقت کون سمجھائے کی بندہ مومن کا زوال زر سے ہے بے زری سے نہیں!!

ہمارے اسلامی سیاست کے علمبرداروں میں کرسیءاقتدار کی وہی روایتی خو بو ہے، اپنی ذمہ داری کا احساس کسی میں بھی نہیں رہا، لوٹ، کرپشن، خیانت، غفلت اور کہے کچھ کرے کچھ کے جھاڑ جھنکار سے جن صحن آزردہ رنگ ہوں، غریب قوم کا خون نچوڑ کر حکمرانوں کے لئے مہیا کئے گئے مراعات کا بے مصرف انبار ان کے پاس لگا ہو تو پھر اے وطن عزیز کے باسیو!! میرا، آپ کا، اسلامی مملکت اوراس کے مستقبل کا خدا ہی حافظ ہو۔

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی!

www.ahnafmedia.com

میں لڑکی نہیں ہوں!!

امتیاز علی شاکر، لاہور

بین الاقوامی ادارے کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں نوجوان لڑکیوں کی اکثریت جنسی زیادتی کے خوف کی وجہ سے ڈری اور سہمی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ لڑکیاں یہ سوچتی ہیں کہ انھیں دنیا میں آزادی کے ساتھ، اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا کوئی حق نہیں۔ لڑکیوں کے حقوق اور بااختیار بنانے کے حوالے سے ایک تحقیق "پلان انٹرنیشنل" کی جانب سے "کیونکہ میں ایک لڑکی ہوں" کے عنوان سے ہوئی۔

نتائج میں یہ حقائق سامنے آئے کہ پسماندہ، غریب ترین علاقوں میں رہنے والی لڑکیاں دنیا کی کم تر مخلوق تصور کی جاتی ہیں جنہیں صرف عورت ہونے کی وجہ سے اپنی بقا اور ترقی کیلئے شدید ترین رکاوٹوں کا سامنا رہتا ہے۔

ہیئر اوورائسسز کے نام سے جاری ہونے والی رپورٹ میں ایشیا، جنوبی امریکہ اور افریقہ سمیت 11 ممالک میں 12 سے 16 سال عمر کی ہزاروں لڑکیوں کے روزمرہ کے تجربات اور اسکول میں صنفی مساوات کے بارے میں براہ راست سوالات پوچھے گئے۔ لڑکیوں کی اکثریت نے بتایا کہ وہ روزمرہ کی ناانصافیوں، مشکلات اور جنسی تشدد کے حوالے اپنی تکالیف اور جذبات کا اظہار کرنے میں شرمندگی محسوس کرتی ہیں۔ دور حاضر میں لڑکیوں کے حقوق میں بہتر قانون سازی کے باوجود عدم تحفظ اور جنسی زیادتی کا خوف مسلسل برقرار ہے۔ بنگلہ دیشی 80 فیصد اور ایکواڈور سے تعلق رکھنے والی 77 فیصد لڑکیوں نے کہا کہ وہ ہر وقت اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کرتی

www.ahnafmedia.com

ہیں۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں لڑکیوں کو اپنے ماضی،حال اور مستقبل میں ایسے حالات کا سامنا رہتا ہے جو انھیں ہر وقت بے اختیار زندگی گزارنے پر مجبور رکھتے ہیں ،انہیں اپنی زندگی میں چھوٹے چھوٹے فیصلے کرنے میں اس قدر مشکلات درپیش ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے اُٹھ،بیٹھ بھی نہیں پاتیں،یہاں تک کہ شادی کے بعد جس گھر،خاندان اور شوہر کے ساتھ لڑکیوں کو زندگی گزارنی ہوتی ہے وہ شادی سے پہلے اُن کے بارے میں کچھ بھی نہیں جان پاتیں۔اُن کی شادی کے بعد دنیا ہی بدل جاتی ہے ۔دبے،سہمے ماحول میں پل،بڑھ کر جوان ہونے کے بعد ایک نیا امتحان شروع ہو جاتا ہے۔ایک تہائی سے زائد لڑکیاں سکول جاتے وقت خائف رہتی ہیں،اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں، جنسی زیادتی کے ڈر سے بیت الخلاء استعمال کرنے سے ڈرتی ہیں ۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ 3 میں سے 1 لڑکی کا کہنا ہے کہ وہ لڑکوں اور مردو کے سامنے بات کرنے یا اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتیں۔ دوران سفر آوارہ قسم لڑکوں اور مردوں کی طرف سے فحش الفاظ اور دیگر چھیڑ چھاڑ دنیا بھر میں معمول بن چکا ہے۔ رپورٹ میں بہت سے دیگر مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔دور جدید میں عورت پر ہونی والی ناانصافیوں کو دیکھتے ہی اسلام سے پہلے کا دور جہالت یاد آیا جاتا ہے۔دور جہالت میں عورت صرف ایک جسم تھی جس کی کوئی قیمت بھی نہ تھی اور اسے اپنی ہی زندگی پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہ تھا۔جیسے کوئی بھیڑ یا بکری پالنے والا جب چاہے جہاں چاہے باندھ دے،جب چاہے جسے چاہے بیچ دے اور جب چاہے ذبح کر دے۔عورت دور جہالت میں عرب اور یونانی معاشرے کا مظلوم ترین طبقہ تھی۔جاہل لوگ بیٹیوں کو عار سمجھ کر پیدا ہوتے ہی قتل کر دیتے۔ایک مرد جتنی عورتوں سے چاہے شادی کر لیتا۔باپ کی بیوہ ورثے میں بڑے بیٹے کی داشتہ بن جاتی،عورت کے لیے اس معاشرے میں کوئی

www.ahnafmedia.com

عزت واحترام نہ تھا۔ عورت کا مقام پالتوں جانور سے بھی کم تھا ۔ جائیداد میں عورت کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ شعر وشاعری میں محبوبہ کا نام ننگے الفاظ میں لیا جاتا اور اس گندی حرکت پر فخر کیا جاتا۔ بے حیائی اور فسق وفجور کا بازار گرم تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کے آخری اور محبوب نبی حضرت محمدؐ نے اہل عرب کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اور بتایا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس وقت اہل عرب جو جانوروں کی سی زندگی بسر کیا کرتے تھے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور انسانیت کے تقاضے بتائے جس میں عورت کی عزت واحترام لازم کرکے عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت میں ایسا مقام عطا فرمایا جسے قائم رکھنے اور دشمنوں سے بچاتے ہوئے باپ، بھائی اور خاوند اپنی جان تک قربان کرنے لگے۔ اسلام نے وراثت میں عورت کو حصہ دے کر اسے دنیا میں جینے کا حق دے دیا۔ وراثت میں حصہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ عورت کو معاشرتی برائی بننے سے روکا جاسکے، تاکہ عورت بے حیائی، فحاشی، بدکاری اور جسم فروشی کو اپنا ذریعہ معاش نہ بنائے۔ آج دور جدید میں صرف عورت ہی نہیں پوری انسانیت مشکل میں ہے۔ جس معاشرے میں ماں کی عزت محفوظ نہیں وہ معاشرہ جنگل سے بھی بدتر ہے۔ جہاں بیٹیاں سکول وکالج جاتے وقت خوف کھائیں اُس معاشرے کی ترقی وخوشحالی کی مثال پیش کرنے کی آج ضرورت نہیں کیونکہ میں لڑکی نہیں اس لئے میں آزاد اور خود مختار زندگی بسر کرتا ہوں جس میں مجھے ہر قدم پر عورت کا ساتھ چاہئے۔ جس نے مجھے جنم دیا وہ بھی (ماں) عورت، جنہوں نے ماں کے ساتھ مل کر بچپن میں میری دیکھ بھال کی (بہنیں) وہ بھی عورتیں۔ آج جو بیوی کی شکل میں مفت کی خادمہ میسر ہے وہ بھی عورت ہے۔ عورت اتنی اہم ہونے کے باوجود معاشرے کا نچلا طبقہ ہے یہ ہمارے لئے انتہائی شرمندگی کی بات ہے ۔

www.ahnafmedia.com

بِشر... سرمایہ بَشر

مولانا طارق نعمان، گڑنگی

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ ایک بلند مرتبہ ولی اور مجاہدہ و مشاہدہ میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ علی حشرم رحمہ اللہ کے بھانجے اور ان ہی سے بیعت تھے۔ آپ مرو میں پیدا ہوئے لیکن زندگی کا زیادہ تر حصہ بغداد میں بسر کیا۔

آپ کی توبہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ نشہ و مستی کی حالت میں کہیں جارہے تھے۔ اسی حالت میں کاغذ کا ایک ٹکڑا آپ کو پڑا ہوا ملا جس پر بسم اللہ لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کو اٹھا کر صاف کیا اور عطر سے معطر کیا۔ پھر ایسی جگہ رکھا جہاں بے ادبی ہونے کا خوف نہ تھا۔ اسی رات خواب میں اللہ تعالی نے ایک بزرگ آدمی کو حکم فرمایا کہ تم جا کر بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ سے کہہ دو تم نے ہمارے نام کی عزت کی اور اس کو معطر کر کے بلند جگہ پر رکھا ہم بھی اسی طرح تم کو پاک کر کے تمہارا مرتبہ بلند کریں گے۔ یہ حکم سن کر وہ بزرگ حیران ہوئے اور انہوں نے دل میں سوچا کہ بشر حافی رحمہ اللہ تو ایک فاسق و فاجر آدمی ہے یقیناً میرا خواب غلط ہے چنانچہ وہ وضو کر کے دوبارہ سو گئے اب کی دفعہ بھی خواب میں وہی حکم ہوا لیکن قوت متصورہ کی غلطی سمجھ کر تیسری بار وضو کر کے پھر سو گئے۔ پھر وہی خواب دیکھا۔ چنانچہ وہ بزرگ صبح اٹھ کر آپ کے گھر تشریف لے گئے اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ شراب خانے میں ہوں گے اور وہاں سے پتہ چلا کہ آپ نشے میں بے سدھ پڑے ہیں۔ بزرگ نے لوگوں سے کہا تم اس سے کہو کہ میں اسے پیغام دینا چاہتا ہوں لوگوں نے جا کر انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا پوچھ کر آ کس کا پیغام ہے۔ بزرگ نے کہا اللہ تعالی کا پیغام لایا ہوں۔ اللہ

www.ahnafmedia.com

تعالیٰ کا نام سنتے ہی آپ ڈر گئے اور رو پڑے کہ نہ جانے موت کا پیغام ہے یا عتاب الٰہی کا ڈر کی وجہ سے نشہ ہرن ہو گیا۔ ارد گرد سے لوگوں کو ہٹا دیا۔ پیغام سن کر توبہ کی۔ دوستوں سے کہا اب تم اس کام میں مجھے ہرگز نہ دیکھو گے۔ توبہ کے بعد آپ نے ریاضت و مجاہدہ شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام میں ایسی برکت پیدا کر دی کہ جو کوئی سنتا اسے راحت حاصل ہوتی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اکثر آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد کہتے کہ اس کے باوجود کہ علم، فقہ، حدیث اور اجتہاد میں آپ کی نظیر نہیں ملتی ایک دیوانے کے پاس آپ کا جانا سمجھ سے بالاتر ہے اور یہ امر آپ کی شان کے خلاف ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، تمہاری نسبت میں اپنے علم کو زیادہ جانتا ہوں، لیکن حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

ایک دفعہ چھت پر جانے لگے تو گھر کی سیڑھیوں پر اسی حالت میں کھڑے کھڑے رات بسر کر دی۔ صبح کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ نے پوچھا تو فرمایا، میں سوچ رہا تھا کہ اس شہر میں میرے ہم نام تین آدمی اور ہیں۔ ایک آتش پرست، ایک عیسائی اور ایک یہودی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت سے کیوں محروم رکھا اور مجھے کس عمل کے بدلے اس قدر سرفراز فرمایا۔

ایک دفعہ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ یہاں بغداد کے شہر میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی اور حرام زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ فرمایا۔ جہاں سے تم کھاتے ہو۔ پوچھا! پھر یہ رتبہ کیسے ملا فرمایا کم سے کم لقمہ اور کم سے کم دوستی کی وجہ سے۔ جو شخص کھائے وہ اس شخص کے برابر نہیں ہو

www.ahnafmedia.com

سکتا جو زیادہ کھائے اور کم روئے۔ احمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ رحمہ اللہ نے ایک دفعہ مجھے فرمایا، حضرت معروف رحمہ اللہ سے کہہ دینا کہ نماز پڑھ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ میں نے پیغام دے دیا اور وہ انتظار کرتے رہے۔ ظہر، عصر، مغرب حتی کہ عشا کی نماز سے فارغ ہو چکے لیکن آپ رحمہ اللہ نہ آئے۔ میں نے دل میں سوچا کہ بشر حافی رحمہ اللہ جیسا آدمی وعدہ خلافی کرے یہ ہو تو نہیں سکتا۔ چنانچہ میں آپ کے انتظار میں مسجد کے دروازے میں بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ رحمہ اللہ مصلی اٹھا کر مسجد سے چلے گئے جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو پانی کی سطح پر چلنے لگے۔ صبح تک حضرت معروف رحمہ اللہ سے بات چیت کرتے رہے۔ واپسی پر بھی اسی طرح دریا عبور کیا۔ میں آپ رحمہ اللہ کے قدموں میں گر پڑا اور دعا کی درخواست کی چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا، کسی سے ذکر نہ کرنا۔

چنانچہ میں نے آپ کی زندگی میں کسی سے اس بات کا ذکر نہ کیا۔ ایک دفعہ آپ رحمہ اللہ رضا کے متعلق کچھ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا آپ لوگوں سے کوئی چیز نہیں لیتے۔ اگر آپ واقعی زاہد ہیں تو خود دنیا طلب نہ کریں، کم از کم لوگوں سے لے کر دوسرے درویشوں میں تقسیم کر دیا کریں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! درویش تین طرح کے ہوتے ہیں۔

اول جو کسی سے کچھ نہیں مانگتے اور کوئی کچھ دے تو لیتے بھی نہیں۔ یہ اولی قسم ہے۔ دوسری قسم درویشوں کی وہ ہے جو کسی سے کچھ مانگتے نہیں اور کوئی کچھ دے تو لے لیتے ہیں۔ تیسری قسم وہ ہے جو صبر کے ساتھ جہاں تک امکان ہو اللہ پر بھروسا کرتے ہیں اور محنت کرنے سے جی نہیں چراتے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے

www.ahnafmedia.com

پاس دو ہزار درہم ہیں جو حلال کمائی کے ہیں اور میں حج کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تو سیر کرنے جانا چاہتا ہے۔ اگر خدا کی رضا کیلئے جاتا ہے تو یہی درہم کسی درویش یا محتاج یا عیال دار حاجت مند کا قرض ادا کرنے میں خرچ کر دے یا یتیم کی مدد کر۔ اس نے کہا کہ مجھے حج کی خواہش زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا مال حلال کمائی کا نہیں ہے۔ ایک دفعہ آپ رحمہ اللہ قبرستان میں سے گزرے تو اہل قبور آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے دعا کی، یاالٰہی مجھے ان کی حالت سے آگاہ کر دے آواز آئی کہ ان ہی سے پوچھ لے۔

چنانچہ آپ نے ان سے پوچھا۔ جواب ملا کہ ایک ہفتہ قبل یہاں سے گزرتے ہوئے کسی مرد خدا نے ہمیں فاتحہ کا ثواب بخشا وہ ہم سات دن سے تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے کہ سیاحت کیا کرو کہ بہتا ہوا پانی صاف ستھرا رہتا ہے۔ پھر فرمایا اگر کسی کو دنیا میں محبوب خلائق ہونے کی آرزو ہے تو اسے کہہ دو کہ تین باتوں سے پرہیز کرے۔ اول یہ کہ خلقت سے کچھ نہ مانگے۔ دوسرے کسی کو برا نہ کہے۔ تیسرے کسی کے ساتھ مہمان بن کر نہ جائے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص نام و نمود اور شہرت کا طالب ہے وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔ پھر فرمایا کہ سب سے بہتر چیز جو بندوں کو دی گئی معرفتِ الٰہی ہے اور فقیروں کیلئے صبر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے کوئی خاص بندے ہیں تو وہ عارف ہیں، جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی ان کی عزت کرتا ہے۔ صوفی وہ ہے جس کا دل خدا کے ساتھ پاک و صاف ہو۔ فرمایا کہ اہل دنیا کو سلام کرو، لیکن ان سے سلام کی توقع نہ رکھو۔ فرمایا بخیل کو دیکھنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ جیسے بند پانی خراب ہو جاتا ہے۔ فرمایا، اگر عبادت کی طاقت نہیں تو پھر گناہ بھی نہ کرو۔

www.ahnafmedia.com

سی این جی کا مسئلہ

محمد جنید، کراچی

پاکستانی سرزمین قدرتی ذخائر سے مالا مال ہے جتنے ذخائر دریافت ہوئے ہیں اتنے ہی مزید دریافت ہونے کی امید ہے انہی قدرتی وسائل میں ایک گیس کی پیداوار بھی ہے، گھریلو گیس کی اہمیت کو تو شاید خواتین ہی جانتی ہوں گی خصوصاً وہ خواتین جنہوں نے گاؤں دیہاتوں میں عرصہ دراز اختیار کرنے کے بعد شہری علاقوں کا رخ کیا ہو کیوں کہ گاؤں دیہاتوں میں گیس کے بجائے لکڑی کی آگ سے گھریلو ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ گھریلو گیس کے علاوہ اہل پاکستان کو اللہ نے ایک اور نعمت سے بھی نوازا جو ہمارے اور آپ کے مابین سی این جی کی شکل میں موجود ہیں اور ہم برابر اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں۔

سی این جی (CNG) جہاں ایک بہت بڑی نعمت کے طور پر ہمیں نصیب ہوئی وہیں بہت بڑی زحمت بھی بن گئی ہے۔ ایک دن عوام الناس کے لئے میسر ہو جاتی ہے تو دو دن کیلئے بند ہو جاتی ہے۔ شہر کی شاہراہوں پر جاتے ہوئے لمبی لمبی قطاریں اور طویل انتظار نے عوام کا جینا دو بھر کر دیا۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے افریقہ کے کسی ملک میں آئے ہوئے ہیں جہاں لوگ دو روٹی کے انتظار میں لمبی قطار اور طویل انتظار میں کھڑے ہوتے ہیں۔

میری عقل و فہم کام چھوڑ دیتی ہے جب مسلمانوں بالخصوص پاکستانیوں کے مسائل کو سوچتا ہوں ۔ ویسے تو دنیا کے دیگر اقوام کا یہ عالم ہوتا ہے اور عام قاعدہ و قانون بھی یہی ہے کہ ایک نعمت کے میسر آنے کے بعد وہ نعمت اس کے لئے ترقی

www.ahnafmedia.com

اور مزید آگے جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے اور مشہور بھی ہے کہ ہر تنگدستی کے بعد فراخی ہوتی ہے۔ لیکن یہاں معاملہ کچھ اس کے برعکس ہے۔

سی این جی کی سہولت جو خصوصاً غریب عوام کیلئے ایک روشن امید کی کرن تھی اب وہی سی این جی ان کے لئے عذاب بن گئی ہے ایک تو ہفتہ بھر میں چار دن بند ہوتی ہے پھر جب سی این جی اسٹیشن کھل جاتے ہیں تو پورا دن لمبی لمبی قطاروں کی وجہ سے شہر کے مشہور عام و خاص شاہراہوں پر ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔ کیا یہ پاکستان کی ترقی کا سبب بنے گا؟

ان سطور کے لکھنے تک ایک اور خبر خوشخبری کی نوید سنا گئی کہ گیس کے کچھ اور ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ پاکستان میں گیس کے ذخائر وسیع پیمانے پر موجود ہیں ان کا بہترین استعمال اور ان کے لئے بہترین نظام و قانون وضع کر کے خامیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ پھر نہ لوڈ شیڈنگ ہوگی نہ لمبی قطاریں ہونگی نہ ٹریفک جام ہوگا۔ عوام کو بھی سہولت ہوگی۔ پاکستانی معیشت حرکت میں آئیگی، معیشت مضبوط ہوگی۔ عوام خوشحال ہوگی، امن و سکون ہوگا۔

اس لئے گورنمنٹ سے یہ اپیل ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ سی این جی کے مسائل کا ازالہ بھی کیا جائے تو اس پاکستانی معیشت پر مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ ٹریفک ضروریات کے علاوہ پاکستان میں کارخانوں کا بہت بڑا دائرہ موجود ہے عوام اس میں برسر روزگار ہیں، گیس کا صحیح نظم پاکستان میں مزید تجارتی موقع پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ وطن عزیز کو دن دگنی رات چگنی ترقیوں سے نوازے اور ہر طرح کے درپیش مسائل و آفات سے اس کی مکمل حفاظت فرمائے۔ پاکستان پائندہ باد!!

www.ahnafmedia.com

ماں کا بہادر

حافظ سمیع اللہ طاہر

واہ جی واہ کیا خوبصورت مکان ہے!! ارد گرد کیا دل کش سر سبز و شاداب پہاڑ ہیں، پھر کیا ان پہاڑوں میں یہ ایک خوبصورت اور دل ربا مکان ہے جو مکمل لکڑی سے بنا ہوا ہے اور کیسی کیسی میناکاری کی گئی ہے۔ یہ کون خوش قسمت انسان ہے جس کا اس قدر حسین و جمیل مکان تھا۔

جی ہاں اس مکان کا مالک ایک انتہائی شریف اور شیر دل انسان ہو سکتا ہے جو اس ظلم و ستم کی گھڑی میں یوں زندگی کے ایام مسرت گزار رہا تھا، اس مکان کا مالک احمد دین ہے جو بھارتی فوجی درندوں کے ظلم و ستم برداشت نہ کرتے ہوئے شہداء کی بستی میں جا بسا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ قریب والے کیمپ میں سے بھارتی آرمی کے چند درندہ صفت جوان اسلحہ سے لیس ہو کر آئے اور اس خوبصورت گھر کے مالک احمد دین کو موقع پا کر گھر سے لے اڑے نجانے احمد دین نے ان ظالموں کے کس قدر ظلم برداشت کیے ہوں گے۔

تقریباً 7 ماہ گزر چکے تھے کہ احمد دین کی خبر نہ تھی کہ کہاں چلے ہیں؟ گھر والے تو رو رو کر آدھے پاگل ہو چکے تھے۔ تلاش کرنے کی ہر ممکن کوششیں کی لیکن کوئی پتہ نہ چل سکا آخر کہاں چلے گئے، زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔؟

اپنے گھر والوں کا وہ اکیلا ہی کفیل تھا اس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد قاسم تھا والد کی گرفتاری کے وقت اس کی عمر کم تھی وہ پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ محمد قاسم کو باپ کی جدائی نے دیوانہ بنا دیا اپنے باپ کی جدائی اسے تعلیم سے

www.ahnafmedia.com

بھی محروم کر بیٹھی 7 ماہ بعد پتا چلا کہ ہمارا پیارا باپ احمد دین لقمہ اجل بن گیا۔

قریب والے گاؤں میں بھارتی فوجی اور مجاہدین میں مڈ بھیڑ ہو گی اللہ تعالی کے سپاہی خدا کے فضل سے اپنے ٹھکانوں میں جا پہنچے اور بزدل بھارتی درندہ صفت فوج کے گیارہ لاشے جہنم واصل ہوئے اس کارروائی میں بھارتی فوج نے چاچا احمد دین کو گولیوں کی بارش کر کے شہید کر دیا اور علاقے میں یہ تاثر دیا کہ یہ مجاہدین کے ساتھ تھا دوران کارروائی مارا گیا۔

مگر یہ بھارتی فوج کی بزدلانہ کارروائی تھی کہ انہوں نے اس نہتے احمد دین کو بڑی بے رحمی اور بے دردی سے شہید کیا، احمد دین کو مارنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ ایک دن اس نے بھارتی فوج کے منیجر کے آگے زبان چلائی منیجر نے اس چاچا کو کہا کہ آپ مجاہدین کو پناہ دیتے ہو۔

تو احمد دین نے کہا کہ ”اگر میں پناہ دیتا ہوں تو آپ کیمپ میں کیا کرتے ہو؟ آپ کو پتہ ہوتا ہے کہ مجاہدین میرے گھر میں موجود ہیں تو آپ ان کو پکڑ کیوں نہیں لیتے آپ میں اتنی جرات نہیں کہ ان کو پکڑ سکو اور آنکھیں ہمیں نکالتے ہو۔“

احمد دین کی یہ بات سن کر بھارتی منیجر لال پیلا ہو گیا اس کا بدلہ احمد دین کی شہادت تھی۔

محمد قاسم اور ان کے گھر والے انتہائی پریشان اور غم میں ڈوبے ہوئے تھے گھر کا گزر بسر بہت مشکل ہو چکا تھا اللہ تعالی کا ان پر بہت کرم ہوا کہ مجاہدین کا ایک قافلہ ان کے گاؤں سے گزر رہا تھا کھانے کی غرض سے ان کے خوبصورت گھر کے قریب آکر ٹھہر گیا۔

دروازے پر دستک دی اندر سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا مجاہدین مکان

www.ahnafmedia.com

کو خالی پا کر چل دیئے۔ ہو سکتا ہے دشمن نے ٹھکانہ بنایا ہو۔

گاؤں والوں سے خوراک حاصل کی اور اس کے گھر کے بارے معلوم کیا۔

عرصہ گزر چکا تھا کہ محمد قاسم جہاد کے لیے بے قرار تھا۔ آخر ایک دن اسی قافلے کے مجاہدین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، مجاہدین سے مل کر محمد قاسم اور ان کے گھر والوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی ایک عجیب سی خوشی ان سب کے چہروں سے جھلک رہی تھی محمد قاسم کی والدہ نے مجاہدین کا ماتھا چوما اور کہا:

میرے بیٹو! آج کے بعد میرا قاسم بھی آپ کا ساتھی ہے میرے قاسم کو اپنے ساتھ لے جاؤ میرے سینے میں ٹھنڈ اس وقت پڑے گی جب خبر ملے گی میرے قاسم نے بھارتی فوج کے پرخچے اڑا دیے ہیں۔

میرے مجاہد بیٹو! مجھے میرے گھر کی فکر نہیں، مجھے میری اولاد کی کوئی فکر نہیں، مجھے فکر ہے تو صرف اور صرف اس کیمپ میں رہنے والے بھارتی فوجی درندوں کی ہے۔ جنہوں نے میرا شوہر مجھ سے چھین لیا جنہوں نے میرا گلشن برباد کر دیا میرے بچے یتیم کر دیے۔

اس ماں کے جذبات آج بھی میری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں تو مجھے رونا آجاتا ہے اور میں بیٹھ کر سوچتا ہوں کہ کاش آج جس طرح میں آزادی سے رہ رہا ہوں میری وہ ماں بھی اسی طرح آزاد ہوتی بغیر پریشانی کے کھانا کھاتی۔

میری وہ ماں بغیر گولیوں کی آواز سے رات کو سوتی مجھے بہت دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ میں اپنی ماں کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔ کہیں قیامت کے دن وہ میرا گریبان نہ پکڑ لے کہ ہم کمزور تھے آپ ہماری مدد کو کیوں نہیں آئے۔

بہر حال انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں وہ دن آن پہنچا جس کا انتظار تھا محمد قاسم

www.ahnafmedia.com

نے ساری صورت حال کا بخوبی جائزہ لیا اس کیمپ کی فوج کی نقل و حرکت کو جانچا اور اس کو اپنے والد، اسلام اور پاکستان کے دشمنوں بھارتی فوجی درندوں سے دو دو ہاتھ کرنے کا موقع مل گیا۔

جونہی وہ اپنے کیمپ سے باہر نکلتے گئے تو ایک زور دار جھٹکے نے اس بھارتی فوج کے منیجر کو واصل جہنم کر دیا قریب کے سبھی گاؤں والے لوگوں نے اس منیجر کا حشر دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا۔

محمد قاسم کی والدہ کو منیجر کے واصل جہنم کی خبر ملی تو خوشی کا اظہار کیا اور خداوند کریم کا شکر ادا کیا گاؤں کے لوگوں نے مجاہدین کو مبارک باد دی اور محمد قاسم کے جراتمندانہ کردار کو خراج تحسین پیش کیا۔

اس کے مرنے کے بعد آنے والا منیجر رحم دل تھا اس نے پہلا کام یہ کیا کہ مجاہدین کے نام ایک خط ارسال کیا میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہم دونوں پارٹیاں اس علاقہ میں امن سے زندگی بسر کریں گے۔

یہ بات حقیقت پر مبنی تھی کہ جب ہم کسی کام کے لیے باہر جاتے تو ہمارے اوپر کوئی فائر نہیں ہوا کرتا تھا یہ اللہ تعالی کا فضل تھا کہ دشمن کے دلوں میں مجاہدین کا رعب تھا جہاد میں اللہ تعالی نے برکت ہی اتنی رکھی ہے کہ قریب اور دور تک دشمن لرز جاتے ہیں۔

اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے اور مظلوم کی مدد فرمائے اور ہم سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

اللہ تعالی ہم پر خوش ہو جائے اور جنت میں اعلی مقام دے۔ آمین یارب الشہداء والمجاہدین۔ ثم آمین

www.ahnafmedia.com

انوکھا فقیر

مولانا امان اللہ حنفی

میں جیسے ہی گاڑی پر سوار ہوا مجھے وہی لڑکا نظر آیا اور وہی الفاظ اس کے منہ پر جاری تھے: "مسلمان بھائیو! میری ماں بیمار ہے، ہسپتال میں داخل ہے، جسے یقین نہ آئے میرے ساتھ آکر دیکھ لے۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے اور ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بہت جلدی میں ہے اور اگر اس کی ضرورت پوری نہ کی گئی تو اس کا بہت بڑا نقصان ہو گا، وہ باتیں کرتے ہوئے مسلسل رونا شروع ہو گیا اور اس کا رونا کسی ضدی بچے کی طرح تھا، کہ جس طرح کہہ رہا ہو کہ میں کچھ لیے بغیر گاڑی سے نہیں اتروں گا۔

کوئی بھی شخص اس کی بات پر توجہ نہیں دے رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لڑکا گاڑیوں میں یہی اعلان کرتا تھا، لوگ اس سے تنگ آ گئے تھے اور اس کو جھوٹ سمجھتے تھے کہ آخر کیا ہوا اس کی ماں کو جو اتنے عرصے سے صحت یاب نہیں ہو رہی۔

میں خود بھی یہی سوچ رہا کہ دو اڑھائی سال ہوئے میں کچھ کچھ وقفے سے اس طرف کا سفر کیا اور ہر سفر میں مجھے یہ لڑکا ضرور نظر آتا ہے آخر اس کی ماں کو بیماری کون سی ہے کہ ٹھیک ہونے کا نام نہیں لے رہی، اگر یہ پیشہ ور بھکاری ہے تو پھر اپنا مانگنے کا بہانا بدل کیوں نہیں لیتا۔ ہر روز ایک ہی جگہ پر ایک ہی بات کہ میری ماں بیمار ہے مجھے پیسے دو اگر کسی کو میری بات پر یقین نہ آئے تو وہ میرے ساتھ ہسپتال چلا آئے اور کوئی اس کے ساتھ ہسپتال جانے کو بھی تیار نہیں ہوتا۔

اب میں بھی اس کو جھوٹا سمجھ کر اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا اور اس کو غور سے دیکھ

www.ahnafmedia.com

اور سن رہا تھا اس کو جھوٹا گمان کرنے کے باوجود میں نے فیصلہ کیا کہ اس آدمی کے تاثرات اور جذبات بتا رہے ہیں کہ یہ آدمی جھوٹا نہیں ہو سکتا اس لڑکے کو کوئی دکھ لگا ہوا ہے جس میں ڈوب کر یہ بات کر رہا ہے اور لوگ اس دکھ کو سمجھ نہیں رہے۔

میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا کر کہا چلو مجھے اپنے ساتھ ہسپتال لے چلو۔ میں آپ کی ماں کی عیادت کرنا چاہتا ہوں اس لڑکے نے ایک بار سب لوگوں کی طرف دیکھا کہ شاید کوئی اور بھی ہو جو اس کے ساتھ چلے اس کی مدد کرے لیکن کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا لڑکا مایوسی کے انداز میں گاڑی سے نیچے اترا اور میں بھی اس کے ساتھ ہی اتر آیا، میں نے اترتے ہی کہا آپ کی والدہ کون سے ہسپتال میں ہے ؟ لڑکے نے اس بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا مجھ سے سوال کیا آپ واقعی میرے ساتھ چلیں گے ؟ کیونکہ اس کو یقین نہ آرہا تھا کہ کوئی میرے ساتھ جا سکتا ہے میں نے کہا جی میں اسی لیے گاڑی سے اترا ہوں میرا اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ تھا۔

میں نے پھر دوبارہ کہا آپ کی والدہ کون سے ہسپتال میں ہے ؟ کہنے لگا بس آپ میرے ساتھ آئیں اس بات کا جواب تو ہسپتال میں جا کر ہی دوں گا۔ یہ کہتے ہوئے وہ ایک طرف کو چل پڑا۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

کچھ آگے جا کر لڑکے نے پیچھے سے آتے رکشے کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور اس میں سوار ہو گیا میں بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا اور ساتھ ساتھ سوچنے لگا شاید یہ کوئی سازش نہ ہو جس میں؛ مَیں پھنس جاؤں، کیونکہ اس نے رکشے والے کو بھی جگہ کا نام نہ بتایا تھا ڈرائیور کے پوچھنے پر کہا کدھر چلے او۔ اب میرے دل میں طرح طرح کے خیالات جنم لینے لگے کہ کہاں میں اس لڑکے کا جھوٹ پکڑنے چلا تھا اب تو مجھے ڈر اور خوف کی وجہ سے اپنے بیوی اور بچوں کا بھی خیال آرہا تھا کچھ پتہ نہیں تھا رکشہ کہا جا کر

www.ahnafmedia.com

رکے گا اور اس سفر کا اختتام کس سٹاپ پر جا کر ہو گا۔

میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کافی بڑی عمارت کے قریب جا کر لڑکے نے کہا یہاں پر اتار دو اور یہ واقعی بڑا ہسپتال تھا لڑکے نے اترتے ہی میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے درد بھری آہ کرتے ہوئے کہا:

"یہ ہے ہسپتال جہاں میری والدہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوئی تھی۔"

میں نے جیسے ہی یہ سنا میں حیرت کے ساتھ لڑکے کو دیکھتے ہوئے کہا محترم پھر آپ والدہ کے نام پر مانگتے کیوں ہو کہ وہ بیمار ہیں وہ تو فوت ہو گئی یہ کہنے ہی لگا تھا کہ لڑکے نے کہا:

جناب ایک وقت تھا جب میں چھوٹا سا تھا میری کھیلنے اور پڑھنے کی عمر تھی اور میں یہ دونوں ہی کام کر رہا تھا میرے والد صاحب فوت ہو چکے تھے میری والدہ پڑوسیوں کے گھر کام کاج کر کے مجھے پڑھانا چاہتی تھی اور مجھے بڑا آدمی بنانا چاہتی تھی۔ پھر ہوا کچھ یوں کہ والدہ محترمہ بیمار ہو گئی ہسپتال میں داخل کیا جو تھوڑی بہت جمع پونجی تھی ہفتہ بعد ختم ہو گئی اب میرے پاس سوائے مانگنے کے کوئی اور حل مجھے نظر نہ آیا میں سب سے پہلے ان کے گھر گیا جہاں والدہ محترمہ کام کاج کرتی تھی انہوں نے میری اتنی کی کہ ہسپتال کے کمرے کا کرایہ میں ان سے دے سکتا تھا۔ میں نے دوائی اور علاج کو چھوڑ کر صرف کمرے کو کرائے پر لیے رکھا جس میں میری والدہ تھی پھر چند ہی دنوں بعد میری والدہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی اور اس وقت مجھے اپنی ماں کی قدر کا پتہ چلا کیونکہ میرا اس کے علاوہ دنیا میں کوئی نہ تھا اب میں جاؤں تو کہاں جاؤں اور دکھ سناؤں تو کس کو سناؤں۔

پھر میں نے اسی ہسپتال کے ڈاکٹر سے بات کی کہ مجھے کوئی کام چاہیے تو

www.ahnafmedia.com

انہوں نے مجھے رات کی سیکورٹی کے لیے اسی ہسپتال میں رکھ لیا میں نے یہاں رہتے ہوئے دیکھا کہ غریب آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اپنا علاج کرواسکے میں دیکھتا تھا کہ غریب مریض ایک یا دو دن ہسپتال میں رہتا تھا ایک دو دن کے بعد وہ اپنے مریض کو ہسپتال سے لے جاتے تھے چاہے مریض ٹھیک ہو یا نہ ہو کیونکہ ان کے پاس علاج کے لیے جو رقم درکار ہوتی تھی وہ نہ ہوتی۔

اور جب کوئی بوڑھی عورت کو اس طرح واپس لے جایا جاتا مجھے لگتا میری ماں علاج کے بغیر گھر جا رہی ہے کہ غربت کی وجہ سے علاج نہیں کرواسکتی اور یہ منظر دیکھنا میرے لیے ایسے تھا جیسے میرے دل پر آسمانی بجلی گر رہی ہو۔

یہ مجھ سے برداشت نہ ہو رہا تھا پھر کچھ عرصہ بعد میں نے اسی ہسپتال میں ایک پورشن کرایہ پر لیا اور پھر جس بھی غریب عورت کو دیکھتا کہ وہ علاج کے بغیر جا رہی ہے میں اس کو اس جگہ رکھتا اور علاج کرواتا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ میں اپنی ماں کا علاج کروا رہا ہوں کیونکہ وہ بھی کسی نہ کسی غریب کی ماں ہی ہوتی ہیں۔

یہ کہتے ہوئے وہ مجھے اس جگہ لے گیا جہاں بہت سی غریب عورتیں زیر علاج تھیں اس پورشن میں داخل ہوتے ہی لڑکے نے کہا محترم دیکھو یہ ہیں میری مائیں۔ عورتوں کے اس لڑکے کو دیکھتے ہی خوشی سے جیسے چہرہ چمک سے گئے مجھے ایسے لگا جیسے ان عورتوں کا کوئی بچھڑا ہو بچہ مل گیا ہو۔

لڑکے نے کہا: بس جناب! ان کے علاج کے لیے میں رات کو سیکورٹی کرنے کے باوجود دن بھر سڑکوں کی خاک چھانتا ہوں۔

یہ سنتے ہی میری آنکھوں میں آنسو آگئے میں نے لڑکے کے ہاتھ پر بوسہ دیا اس کی عظمت کو سلام کرتے ہوئے اسے سینے سے لگالیا۔

www.ahnafmedia.com

رب کی خوشی

مفتی محمد معاویہ اسماعیل

عجز وانکساری اللہ پاک کو پسند ہے اور تکبر وغرور بندے میں پایا جانا اللہ پاک کو انتہائی ناپسند ہے ،اور جب بندے میں میں دوسری چیز پائی جائے تو یقینا گناہ بھی سرزد ہو جایا کرتے ہیں جب گناہوں میں بندہ ڈوب جائے تو ان سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہمیں قرآن وسنت نے بتایا ہے اور وہ ہے توبہ !توبہ انسان کو ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دیتی ہے اور رحمت خداوندی کی چادر بندے کو اپنے اپنے نیچے چھپا دیتی ،رحمن کو راضی کرنا ہی حقیقت میں کامیابی ہے وہ اپنے بندے کے انتظار میں ہے کہ کب بھٹکا ہوا اس کے دروازے پہ آکر اپنا سر رکھ کے ندامت کے آنسو بہائے گا۔

توبہ: اس کا لغوی معنیٰ ہے رجوع کرنا،اور اصطلاحی معنیٰ یہ ہے: گناہ چھوڑنا،اس پر ندامت،دوبارہ نہ کرنے کا عزم اور اگر کسی کا حق ہو تو واپس کرنا یا معاف کرانا اور فرائض کو قضاء کرنا جو قضاء ہو سکتے ہیں اللہ پاک کا حکم یہ ہے کہ اے ایمان والو! خالص اور سچی توبہ کرو (سورۃ تحریم 8)

توبہ کا حکم: گناہوں سے توبہ کرنا بلا تاخیر واجب ہے چاہے گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔توبہ امورِ اسلام سے ایک اہم ترین حکم ہے۔

توبہ کی شرائط اور ارکان:

(1) گناہ چھوڑنا

(2) معصیت پر ندامت

(3) آئندہ نہ کرنے کا عزم

www.ahnafmedia.com

توبہ میں سب سے بڑا رکن ندامت ہے اگر حقوق العباد میں سے ہو تو ایک رکن بڑھ جاتا ہے اور وہ ہے صاحب حق کو اس کا حق ادا کرنا اور اس سے معافی مانگنا۔

اللہ کی رحمت کا دوڑ کر آنا: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری کو جنگل میں پالینے سے (خوش ہوتا ہے) اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری (رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

رب کی خوشی اور بندے کی خوشی: حضرت حارث بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوا اور وہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، جس پر اس کا کھانا، پینا ہو پھر وہ سو جائے۔ جب بیدار ہو تو دیکھے اس کی سواری جا چکی ہے۔ وہ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے پیاس لگے۔ پھر وہ کہے: میں اپنی اس جگہ کی طرف لوٹتا ہوں جہاں پر میں تھا پھر وہاں جا کر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں۔ پس اس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لیے رکھا۔ پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اس کا زادِ راہ اور کھانا، پینا ہو تو اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ پر

www.ahnafmedia.com

اس آدمی کی سواری اور زادِ راہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (مسلم)

رب کی رحمت رب کے غضب پہ غالب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس موجود اپنی کتاب میں لکھ دیا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے رحمت کے سو اجزاء بنائے پھر ان میں سے ننانوے حصوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا۔ پس اسی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹا دیتا ہے، اسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے۔

حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک (رحمت) جنات، انسانوں، چوپاؤں اور کیڑے مکوڑوں کے لیے نازل کی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پہ رحمت فرمائے گا۔

اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ نئی مخلوق پیدا کرتا: حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپائی رکھی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اللہ انہیں معاف فرماتا (مسلم)

www.ahnafmedia.com

خاندان کی آبرو خطرے میں ہے!

اہلیہ مفتی شبیر احمد

سمیر اپنے گاؤں سے شہر تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آیا تھا شہر کے کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے اُسے تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ ان پانچ سالوں میں وہ اس کی ہم جماعت غزالہ کی محبت میں بھی گرفتار ہو اتھا۔ اب وہ غزالہ کو کسی طرح اپنے سے دور نہیں دیکھنا چاہتا تھا، غزالہ بھی اُسے چاہنے لگی تھی۔

ایک دن جب غزالہ نے اپنی امّی سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ سمیر سے ہی شادی کرنا چاہتی ہے تو اس کے والدین آگ بگولہ ہو گئے اور انہوں نے اس کی خواہش کو ٹھکرادیا۔

والدین کے انکار کے بعد سمیر نے غزالہ کو چپ چاپ شہر چھوڑ کر کسی دوسرے شہر اس کے ہمراہ چلنے کے لئے راضی کرلیا۔

اب سمیر اپنے کمرے میں بکھرے سامان کو سمیٹ رہا تھا انہیں آج رات ایک بجے آنے والی ٹرین سے شہر چھوڑنا تھا۔

ابھی وہ اپنے سامان کی پیکنگ کر ہی رہا تھا کہ اسکے موبائل کی گھنٹی بج اٹھی۔ موبائل پر آیا فون نمبر اس کے گھر کے پڑوس کا تھا۔

اُس نے موبائل اپنے کانوں سے لگا لیا۔ اس کے والد درد بھری آواز میں اس سے کہہ رہے تھے۔

"بیٹا تمہاری بہن شہر سے آئے ایک نوجوان کے ساتھ پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے تم فوراً چلے آؤ خاندان کی آبرو خطرے میں ہے۔!!

www.ahnafmedia.com

رقم بھیجنے کا طریقہ کار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جا رہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ (ادارہ)

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [ماہنامہ بنات اہل السنت] مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیا رسالہ جاری کرانا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (جدید) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنا ہے تو بریکٹ میں (تجدید) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے:

03326311808

www.ahnafmedia.com

[بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بنئے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سبسکرپشن کیجیے]

ممبرشپ کا طریقہ

نام:... ولدیت:..

رابطہ نمبر:.. ای میل:..

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):..

بینک کا نام:.. رقم جمع کرانے کی تاریخ:.......................................

مکمل ایڈریس : ....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر، ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ:

فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فِل اَپ کر کے سرکولیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوادیں۔

پتہ:

دفتر رسائل وجرائد (بنات اہلسنت) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتہ پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون ☎: 03326311808

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

فون نمبرز	علاقہ	ایجنسی ہولڈرز
03342028787	کراچی	دارالایمان
03003564987	احمد پور سیال	مولانا محمد ارشد ندیم
03136969193	اوکاڑہ	مولانا محمد دلاور
03008091899	قصور	مولانا عبداللہ قمر
03212374824	حافظ آباد	مولانا عبداللہ شہزاد
03319143483	ٹانک	محمد رئیس
03153759031	فیصل آباد، لاہور	مولانا خالد زبیر
03335912502	چکوال	مولانا خالد زبیر
03363725900	واں بھچراں	ضیاء الرحمٰن
03084552004	ننکانہ صاحب	حبیب الرحمن نقشبندی
0331-6704041	ڈیرہ غازی خان	محمد کلیم اللہ
03023501755	مانسہرہ	قاضی اسرائیل گڑنگی
03219192406	پشاور	طارق حسین
03067800751	سرگودھا	مولانا امان اللہ حنفی
03336228425	کبیر والا	مولانا محمد اختر
03343682508	ڈیرہ اسماعیل خان	ذوالقرنین

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com